

Vol. II
No. 4



Monday,
23rd August, 1954.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGES
L. A. Bill No. XXVI of 1954, the Hyderabad Hindu Women's Rights to property (Extension to Agricultural land) Bill, 1954—Introduced	149
L. A. Bill No. XXVII of 1954, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (2nd Amendment) Bill 1954—Introduced ..	149
Business of the House	149-150
Consideration of the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953—Clause by clause reading not concluded	150-211

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, the 23rd August, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(See Part I)

L. A. Bill No XXVI of 1954, the Hyderabad Hindu Women's Rights to Property (Extension to Agricultural Land) Bill, 1954.

The Minister for Home, Law and Rehabilitation : (Shri D. G. Bindu) : I beg to introduce :

“L. A. Bill No. XXVI of 1954, the Hyderabad Hindu Women's Rights to Property (Extension to Agricultural Land) Bill, 1954.”

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L. A. Bill No. XXVII of 1954, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Second Amendment) Bill 1954.

** Shri D. G. Bindu :* I beg to introduce :

“L. A. Bill No. XXVII of 1954, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Second Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The bill is introduced.

Business of the House

Mr. Speaker : Before we take up the next item, I have to inform the House that I received an application from Shri V. D. Deshpande requesting that the date for receiving notices of amendments to bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, be extended till 12 noon tomorrow the 24th August. Accordingly the time is extended.

Similarly, notices of amendments to the following bills will be received in the Notice Office till 12 noon on 30th August, 1954 :

L. A. Bill XIX of 1954, the Hyderabad Prisons Bill.

**Shri D. G. Bindu deputised the Chief Minister and introduced the Bill.*

L. A. Bill No. XX of 1954, the Hyderabad Prisoners Bill.

L. A. Bill No. XXI of 1954—The Cotton Ginning and Pressing Factories (Hyderabad Amendment) Bill.

Shri V.D. Deshpande (Ippaguda): Before beginning the discussion on L.A. Bill, No. XV of 1953 Sir, I beg to point out that as per section 4 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, within six months of the passing of the bill or as soon as the first session, after this period, commences, a statement was to have been laid on the Table of the House regarding local areas and the family holdings determined by the Government. We are having the first session from the last three or four days and the statement has not yet been placed on the Table of the House. I remind the Government through you, Sir that the provisions of Section 4 have not been complied with so far.

شری دگمبر راؤ بندو:—میں سمجھتا ہوں کہ وہ رپورٹ شائع ہو رہی ہے جو امینڈمنٹس ہیں وہ بالکل ٹیکنیکل ہیں۔ جو غلطیاں یا مس پرنٹس ہوا ہے وہ ہاؤس سے ہریڈلی (Hurriedly) پاس ہونے کی وجہ سے ہوا۔

Mr. Speaker : It may be laid on the Table of the House as early as possible. I think it has already been notified in the Gazette.

شری دگمبر راؤ بندو:—وہ گزٹ میں آگیا ہے۔

Mr. Speaker : So it can be laid on the Table of the House tomorrow.

Shri D. G. Bindu : I do not know, Sir. I shall have to find out.

Mr. Speaker : I think it can be done.

Shri D. G. Bindu : I shall try my best.

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill 1953

Clause 10

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 10 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clause 11

Shri K. Venkatram Rao (Chinnakondur): I beg to move :

“ That at the end, add :

“ and, if he is owner of a land, the area of which is more than three family holdings as declared for the local area under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 ”.

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - وی - رام راؤ :- مسٹر اسپیکر - کلارز (۱۱) کے لحاظ سے ہر عدالت پر جہاں دفعہ (۳) کے تحت درخواست پیش ہوتی ہے کچھ اختیار سباعت کے حدود لگا دئے گئے ہیں - وہ یہ کہ قرض کی تعداد (۱۰۰۰) سے زائد نہ ہو - اگر قرض کی تعداد (۱۰۰۰) سے زائد ہو جاتی ہے تو اس قانون کے تحت ڈپٹر کو جو ریلیف ملنا چاہئے وہ نہیں ملیگا - اس دفعہ کے لحاظ سے فی الحقیقت ریاست حیدرآباد میں کتنے ایسے کسان ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اگر حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے قرضے تو جب کے جب وصول کر لئے جاتے ہیں - اور پرانے قرضے جو سنہ ۱۹۴۰ء سے آج تک آئے ہیں وہ کم ہیں - اور پھر بھی کھاتوں پر معاملات چلائے جائیں تو قانون قرض دھندگان کے تحت ۱۲ سال کا حساب دینا پڑتا ہے اسلئے پراسیسری نوٹ پر کاروبار چلتے ہیں - پراسیسری نوٹ کے کاروبار کے لحاظ سے اس قانون کے تحت بہت سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے گا - جن کے مقابلہ میں عدالت سے ڈگری ہو چکی ہے لیکن تعمیل نہیں ہوئی ہے ایسے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اور ایسے لوگ جن کے مقابلہ میں ڈگریاں زیر دوران ہیں ان سے بھی یہ قانون متعلق ہوتا ہے - (۱۰۰۰) کے قرضہ جات رکھنے والے بہت بڑے آسامی ہوتے ہیں - اسلئے میں مزید یہ شرط عائد کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے اشخاص جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہو تو انہیں اسکا فائدہ نہ پہنچے -

[*Shri Anna Rao Ganamukhi, (Chairman) in the Chair*]

ٹیننسی ایکٹ میں خریدنے یا لیز پر دینے کے بارے میں ایسی ہی حد رکھی گئی ہے - اس لئے یہ شرط یہاں بھی عائد کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ میرے امینٹ کو قبول کیا جائیگا -

شری سری ہری (کنوٹ) :- دفعہ (۱۱) میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس کی ضرورت ہے یا نہیں اس بات پر غور کرنے کے لئے ہمیں مدیوں کی تعریف پر غور کرنا ہے۔ اس ترمیم کے ذریعہ یہ پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا شخص جس کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زائد زمین ہو وہ مدیوں کی تعریف سے خارج ہو جائے لیکن میں اس ترمیم کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس قانون کے تحت ”مدیوں“ بننے کے لئے چار شرائط رکھی گئی ہیں۔ اسکی آمدنی کا ذریعہ اور اس میں زرعی آمدنی کا تناسب دیکھا جائیگا۔ اور پھر اس کا مقروض ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد یہ شرط عائد کرنا غیر ضروری ہے۔ بعض اضلاع ایسے ہیں جہاں کے زمینات بنجر ہونے کی وجہ سے انکے مالکوں کو تین فیملی ہولڈنگ زمین سے ... سے زائد آمدنی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح اگر یہ شرط عائد کردی جائے تو بہت سے مدیوں اس قانون سے چھوٹ جائیں گے اور وہ رعایت سے محروم ہو جائیں گے۔ اسلئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں اور اپنے دوست کو یہ رائے دوں گا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لے لیں۔

شری بھگونت راؤ گاڑھ :- دفعہ ۱۱ کا منشا یہ ہے کہ مقدمات کی مالیت کا تعین کیا جائے۔ اور عدالت کو کہاں تک اختیار سماعت دیا جائے۔ ترمیم اس غرض سے لائی گئی ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ درخواست گزار کی کیا حیثیت ہے۔ اس کے پاس کتنی زمین ہے اور زمین کی مقدار پر پابندی عائد کی جائے۔ اس مقام پر اس سکشن میں یہ ترمیم ٹھیک نہیں بیٹھتی ہے۔ ہم ڈیٹر کی تعریف طے کرچکے ہیں۔ اوس وقت اگر ایسی تجویز لائی جاتی اور ہاؤس اسکو منظور کرتا تو یہ اضافہ ہو سکتا تھا۔ یہاں ہم عدالت کے اختیار سماعت کو ... ۱۵۰۰۰ ہزار تک محدود کر رہے ہیں تو مدیوں کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ اراضی نہ ہونے کی شرط یہاں رکھنا ٹھیک نہ ہوگا۔ اور پھر میں نہیں سمجھتا اس میں کونسا پوائنٹ (Point) ہے کہ تین فیملی ہولڈنگ کے کاشتکار کو تو اجازت دیا جائے اور ساڑھے تین یا چار فیملی ہولڈنگ ہو جائے تو اس کے لئے عدالت کا دروازہ بند کر دیا جائے اس میں کوئی منطق نہیں ہے۔ کیونکہ شروع میں ہی ایسے کاشتکاروں کو جنکی غیر زراعتی آمدنی ... روپے پاگل آمدنی کے ایک تہائی سے بڑھ جائے تو انکو خارج کر دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ترمیم مناسب نہیں ہے۔ میں آنریبل ممبر آف دی امینٹ سے عرض کروں گا کہ وہ اپنا امینٹ واپس لیں۔ اور دفعہ (۱۱) جس شکل میں پیش ہوا ہے اسی صورت میں اسکو منظور کر لیا جائے۔

Mr. Chairman : The question is :

“ That at the end, add :

“ and, if he is owner of a land, the area of which is more than three family holdings as declared for the local area under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950.”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“ That Clause 11 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clauses 12, 13, 14 and 15

Mr. Chairman : As there are no amendments to Clauses 12 to 15, I shall put them to vote. The question is :

“ That clauses 12 to 15 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clauses 12 to 15 were added to the Bill.

Clause 16

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

“ Omit sub-clause (2). ”

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani) : I beg to move :

“(a) That in line 2 of sub-clause (1) omit, ‘ within the period specified in the said section 4 ’.”

“(b) That in line 4 of sub-clause (1), omit ‘ within the period specified in the said section 8. ’”

“(c) Omit sub-clause (2). ”

Mr. Chairman : Amendment moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۱۶) سب کلاز (۱) سے متعلق میں نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے وہ قانون کے الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر ضروری الفاظ کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے ہے - اس میں کوئی پرنسپل نہیں ہے - اور کسی مت بھیہ یا منطق کا سوال نہیں ہے - سوال صرف الفاظ کا ہے - یہاں الفاظ یہ ہیں کہ -

Every debt due from a debtor in respect of which no application has been made under section 4, within the period specified in the said section 4

انڈر سکشن (۴) جب درخواست آتی ہے تو اسکے متعلق یہ کہنا کہ وہ اتنی مدت میں
آتی چاہئے۔ لہذا یہ الفاظ (Within the period specified in the said section 4)
غیر ضروری ہیں :-

اسکے آگے لکھا ہے کہ -

“Or in respect of which no application for recording a
settlement is made under Section 8.”

یہاں بھی مدت کا سوال نہیں آتا -

“within the period specified in the said section 8.”

کے الفاظ غیر ضروری ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ ڈیلیٹ (delete)
کئے جانے کے لائق ہیں -

دوسرا امینڈمنٹ سب کلاز (۲) اوٹ کرنے کیلئے ہے - سب کلاز (۲) یہ ہے :-

“Nothing in this section shall apply to any debt due
from any person who has by his declaration, act or omission
intentionally cause or permitted his creditor to believe that
he is not a debtor for the purposes of this Act or that no
application under section 4 can be entertained in respect of
any debt owned by such person to such creditor by reason of
the provisions of section 11.”

یہاں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کسی ڈیٹر کے متعلق یہ کہا جائے کہ اوس نے ایسا
کام کیا ہے یا اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا ہے جسکی وجہ سے خود کمیشن کے سامنے
یہ بات آئیگی کہ اس ایکٹ کے کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے وہ ڈیٹر نہیں بن سکتا -
یعنی جو ایکٹ اسکو کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کیا ہے یا جو ایکٹ اسکو نہ کرنا چاہئے تھا
وہ کیا ہے تو وہ ڈیٹر نہیں بن سکتا - اسکے متعلق قیاس بھی ہوگا کہ اسکی وجہ سے وہ ڈیٹر
بننا نہیں چاہتا تھا - ایسی صورت میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی درخواست اگر پیش کی
جائے تو اسکو انٹرٹین (Entertain) نہیں کیا جائیگا تو یہ نہیں کہا جائیگا جیسا کہ عام
طور پر کہا جاتا ہے۔ یہ قانون ایسے لوگوں سے متعلق ہے جنکے فرائض قانون کے تحت
کیا ہوتے ہیں وہ اس سے واقف نہیں ہوتے - کیونکہ دیہات کے لوگ انپڑھ ہونے کی
وجہ سے آسانی کے ساتھ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا امتیاز نہیں کر سکتے - انہیں یہ

نہیں معنویہ ہوتا کہ نہیں کیا کہ کس وقت کرنا چاہئے اور کونسا کام نہیں کرنا چاہئے۔ اسلئے وہ صحیح معنوں میں کسی قانون سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس میں انٹنشنل (Intentionally) کا لفظ لکھا ہوا ہے لیکن انٹنشن (Intention) () کا ہتہ تو کسی کام کے کرنے سے چلتا ہے۔ نیت کا ہتہ کام کے کرنے پر موقوف ہے۔ عدالتیں بھی اس اصول پر متفق ہیں کہ نیت کا ہتہ کام کے کرنے سے چلتا ہے۔ یہاں انٹنشن لکھنے کے معنی یہ ہونگے کہ اس نے کوئی کام کیا ہے یا نہیں اویسی سے اوسکے انٹنشن کا اندازہ ہوگا۔ اگر ڈیٹر کی درخواست ہو تو اوسکو ڈیٹر قرار نہیں دیگی۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ ہمارے یہاں کے زراعت پیشہ لوگوں کی حالت اونکی ساجی زندگی اور تعمیری حالت کا لحاظ کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوپ ہولس (Loopholes) رکھنا اور زراعت پیشہ لوگوں کو دھوکہ دینا صحیح نہیں ہے۔ اس سے قانون کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اور وہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ متعلقہ منسٹر صاحب جانتے ہیں کہ دیہاتی لوگوں کو اگر کسی کام کے کرنے کی ترغیب دیجائے تو وہ اوسکے نتیجے سے واقف ہوئے بغیر اور اسکا لحاظ کئے بغیر اس کام کو کر گزرتے ہیں۔ اسی طرح وہ کسی کام کے نہ کرنے کے نتائج سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے میں کہوں گا کہ سب سکشن ۲ جو ہے گو اس میں انٹنشنل کے الفاظ لکھے گئے ہیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اسلئے اس کلاز کو ڈیلیٹ کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہے اسلئے میں کہوں گا کہ اسکو اومٹ (Omit) کرنا چاہئے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ:۔ منسٹر اسپیکر سر۔ یہ سب سکشن ۲ دفعہ ۱۶ کا جو ہے اوس کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے میری ترمیم ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:

“intentionally caused or permitted his creditor to believe that he is not a debtor for the purposes of this Act or that no application under section 4 can be entertained in respect of any debt owed by such person to such creditor by reason of the provisions of section 11.”

اس طریقہ سے بعض الفاظ رکھے گئے ہیں۔ ایسے قرض دھندے جو درخواست نہیں پیش کئے ہیں جن کے قرضہ جات دفعہ ۱۶ سب کلاز (۱) کے لحاظ سے ساقط ہو چکے ہیں ایسے قرضوں کو زندہ کرنے کے لئے سب کلاز ۲ کو پرووائڈ کیا گیا ہے۔ سب کلاز ۲ کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ کوئی خاص فریب یا داب ناجائز کی وجہ جس سے کوئی معاملہ ممکن الانقساخ ہو جاتا ہے بجائے ان دفعات سے فائدہ اٹھائے کے قانون میعاد سہاعت کی دفعات میں جو جکڑ بندی ہے وہ اس میں نہیں ہے۔ سب سکشن ۲ کو نکال دیں تو قانون میعاد سہاعت کے تحت جس طرح عدالت کو اطمینان دلوا کر ساقط شدہ قرضہ جات کو زندہ کر سکتے ہیں اویسی طرح اون کی پابندی بھی کرنا لازم ہوگا۔ سب سکشن ۲ کے لحاظ سے باوجود اس کے کہ وہ ان دفعات کے تحت فائدہ نہیں اٹھا سکتے لیکن

ضمن ۲ کے تحت وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جہاں قانون میں بعض الفاظ معین ہیں وہاں معنی بھی معین ہوتے ہیں۔ اور سلسلہ نظائر بھی موجود رہتا ہے۔ ایسی صورت میں ان تمام کو چھوڑ کر اس کو مہیہ الفاظ میں رکھ کر کریڈیٹر کو عذر لنگ پیش کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ یہ ایسا طبقہ نہیں ہے کہ جس کو قانون کا علم نہ ہوتا ہو۔ گو قانون کا اصول یہ ہے کہ

“Ignorance of law is no excuse.”

یہ اصول ہر شخص پر اپلائی ہوتا ہے۔ استثنائی صورت رکھنے کی وجہ سے ڈیٹر کو فائدہ نہیں ہوگا بلکہ کریڈیٹر اگر تین مہینے میں درخواست پیش نہ کرے تو ضمن ۲ کی رو سے اس کے ناجائز فائدہ اٹھانے کا اندیشہ ہے۔ ایسے قرضہ جات جو منسوخ ہو چکے ہیں بعض عذر لنگ کی بناء پر درخواستیں پیش ہوں گی جس کی وجہ سے عدالتوں کا وقت فضول ضائع ہوگا۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اس ترمیم کو قبول کرنے سے بار بار جو کارروائیاں پیش ہوں گی ان کا قلع قمع ہو جائیگا۔

شری سری ہری :- مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ ۱۶ کے جزو دوم کو ڈیلیٹ کرنے کے سلسلہ میں جو ترمیم آئی ہے اس کے متعلق کہنا یہ ہے کہ دفعہ ۱۶ اس قانون کی ایک اہم دفعہ ہے۔ اس دفعہ کے ذریعہ وہ سارے قرضہ جات زائل ہو جائیں گے جب دفعہ ۸ کے تحت سمجھوتہ نہ ہو۔ یا دفعہ ۱۲ کے تحت دستبرداری ہو کر دفعہ ۸ کے تحت پھر درخواست پیش نہ ہو۔ دفعہ ۱۶ کے ذریعہ تمام قرضہ جات ختم ہوں گے لیکن دفعہ ۱۶ کا دوسرا حصہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جو مدعی بتاتا ہے اور عدالت میں جاتا ہے تو اس کو ہمیشہ ”وتھ کین ہینڈس“ (With clean hands) رہنا چاہئے۔ مدعی مدعی علیہ کو غلط باور کرائے یا عمداً ایسا فعل کرے یا فعل سے یا اقرار سے مدعی علیہ کو غلط باور کرائے اور اسی مدعی علیہ کے مقابلہ میں مدعی بن کر دعویٰ پیش کرے تو ایسے غلط مدعی کی مدد کوئی عدالت نہیں کر سکتی۔ اسی اصول کی بناء پر یہ جزو دوم قائم کیا گیا ہے۔ جزو دوم کی ضرورت قانون کے نقطہ نظر سے یا اصول کے نقطہ نظر سے ضروری ہے۔ بہت ممکن ہے کہ کئی آسامیاں غلط طور پر اپنے دائرہ کو یہ باور کرا دیتے ہوں یا اقرار ناموں کی تکمیل کر دیتے ہوں جن کی وجہ سے باور کرتے ہوں کہ ہم مدیوں کی تعریف میں نہیں آتے۔ دفعہ ۸ کے تحت مدت ختم ہونے کے بعد پھر اگر درخواست پیش کرتے ہیں ایسے اندیشوں کی روک تھام کے لئے جزو دوم دفعہ ۱۶ ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفعہ ۱۶ کے ساتھ ساتھ دفعہ ۱۶ کا جزو دوم بھی بہت ضروری ہے جس سے مشکلات رفع ہوں گی۔

شری بھگونت راؤ گاڑھ :- مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ (۱۶) سے متعلق جو امینڈمنٹس پیش ہوئے ہیں ان کے دو جزو ہیں۔ پہلے جزو میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چند الفاظ غیر ضروری ہیں۔ ان کے رہنے یا نہ رہنے سے مطلب کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ان کو ڈیلیٹ کیا جائے۔ میں عرض کروں گا کہ مہیاد کے تعلق سے جو جو چیزیں یہاں پر

رکھی گئی ہیں وہ صراحتاً رکھی گئی ہیں قانونی طور پر مبہم باتوں کے انٹرنیشن
کا موقع نہیں دیا گیا۔ چنانچہ ڈیٹر کی تعریف کے سلسلہ میں ایک اسٹنٹ اکسپٹ
کی جاچکی ہے۔ وہاں پر صاف طور پر صراحت مان لی گئی ہے۔ اسی لئے یہاں پر جو صراحت
رکھی گئی ہے اوسکو بھی مان لینا چاہئے تاکہ ہر جگہ اکسپلینیشن کے لئے یکسانیت
ہوجائے اور زیادہ وضاحت کرنے والے الفاظ یہاں رہیں۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ اس سے
خاص فرق نہیں پڑیگا۔ لیکن جب شروع سے ہی ہم اس چیز کو رکھ رہے ہیں تو
بعد میں بھی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے اسکو ڈیلیٹ کرنے پر زیادہ
اصرار اور ضد ضروری نہیں ہے۔

دوسرے جزو کی حد تک میں عرض کرونگا کہ سب کلاز (۲) بہت اہم ہے۔ یہ
دفعہ اس وجہ سے وضع کیا گیا ہے کہ دفعہ (۴) دفعہ (۸) اور دفعہ (۱۲) کے
تحت فرضی اپلیکیشنس پیش ہونگے۔ یہ چیز عدالت کے سامنے آجائیگی۔ اور وہ کوئی
فائدہ نہیں اٹھائینگے۔ ظاہر ہے کہ یہ چیز قرضہ ساقط کرنے اور ڈیٹ اکسٹینکوشن
کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ ایسی صورت میں اگر ان دو دفعات کے تحت
کوئی شخص یعنی کریڈیٹر رجوع نہیں ہوتا ہے تو ڈیٹر آئیگا اور ڈیٹر رجوع نہیں ہوتا
ہے تو کریڈیٹر آئیگا۔ یہ اوس کے لئے پراویژن ہے۔ اگر اس سے کوئی شخص استفادہ
نہیں کرتا ہے تو پھر قرضہ باقی رہینگے اور نزاعات بھی باقی رہینگے اور قانون کو وضع
کرنے کا جو مقصد ہے وہ فوت ہوجائیگا۔ اس کو روکنے کا مقصد یہ ہے کہ اس امر کی امکان
کوشش کیجائیگی کہ اگر ریکلچرسٹس کے پورے قرضہ جات کا ممکنہ حد تک تصفیہ
ہوجائے۔ اس کے ساتھ ساتھ کلاز (۲) میں استثنائی صورت بتائی گئی ہے۔ اس پر
بھی غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ عملی طور پر بہت کم کیسز ایسے آسکتے ہیں۔
یا شاذ مثالیں اسکی ہوسکتی ہیں۔ اس لئے اگر ڈیٹر ایسا دعویٰ کرتا ہے کہ میں جینین
(Genuine) ڈیٹر نہیں ہوں وغیرہ ایسی مثالیں اس تعریف کی موجودگی میں اور دفعہ (۱۱) کی
موجودگی میں ایسی صورت میں ہی آسکتی ہیں جبکہ وہ زراعت پیشہ نہیں ہے یا خود کو بلحاظ
اس ڈیفینیشن کے زبردستی لانے کی کوشش کرتا ہے۔ یا پندرہ ہزار سے زائد کا قرضہ
بتلاتا ہے۔ اور اس قانون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ
کونسا ایسا ڈیٹر ہوسکتا ہے جو اس طرح کی کوشش کرے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ خود
کریڈیٹر کی سازش سے یہ چیز آجائے۔ لیکن اسکو روکنے کے لئے یہ دفعہ وضع کیا گیا
ہے۔ لہذا میں یہ عرض کرونگا کہ (۱۶) کا جزو دوم نہ رکھنے کیلئے جو بحث کی جارہی
ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک طرف تو ہمارا منشا پورا نہیں ہوگا اور دوسری
طرف ایسے کیسز کو انکریمنٹ ملے گا۔ اور یہ بھی ہے کہ اسکے نہ رہنے سے مدیونان
کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کو نکالنے
کے متعلق جو اسٹنٹ پیش کی گئی ہے وہ قابل قبول نہیں ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اصل
کرونگا کہ وہ اپنی اسٹنٹ واپس لے لیں اور اصل کلاز کو منظور کرلیں۔

Mr. Chairman : I shall put the amendments to vote. The question is :

“Omit sub-clause (2)”.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“(a) That in line 2 of sub-clause (1) omit : within the period specified in the said section 4.”

“(b) That in line 4 of sub-clause (1), omit : within the period specified in the said section 8.”

“(c) Omit sub-clause (2)”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That clause 16 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 16 was added to the Bill.

Clause 17

Shri V. D. Deshpande : As an amendment similar to this has been voted down earlier, I do not wish to move this amendment of mine to Clause 17.

Mr. Chairman : There are no other amendments to Clause 17.

The question is :

“ That Clause 17 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 17 was added to the Bill.

Clause 18

Shri V. D. Deshpande : My amendment to Clause 18 was consequential upon the amendment tabled for Clause 11. As the amendment to Clause 11 has been voted down, I do not wish to move this consequential amendment.

Shri J. Anand Rao (Sirsilla-General) : I beg to move :

“ That at the end of sub-clause (1), add the following, proviso :

‘Provided that in finding out the total of Rs. 15,000, for jurisdiction only interest at the rates mentioned in Section 22 will be added to the principal in spite of anything contrary in the contract between parties’.”

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے۔ آندراؤ :- کل از (۱۸) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اوسکے بعض تنقیحات قائم ہونگے۔ عدالت یہ دیکھیگی کہ آیا ڈیٹر کی تعریف میں کوئی شخص آتا ہے یا نہیں۔ یہ بھی دیکھیگی کہ اوسکا قرضہ پندرہ ہزار سے زیادہ ہے یا کیا۔ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکے لحاظ سے پندرہ ہزار کے قرضے کا کالکولیشن (Calculation) کرتے وقت دفعہ (۲۲) کے تحت جو سہولتیں انٹرسٹ وغیرہ کی ہم دے رہے ہیں اون کا بھی لحاظ کیا جائے۔ یہ دیکھا جانا ضروری ہوگا کہ ہم نے جو انٹرسٹ اور سہولتیں مقرر کی ہیں اون کے لحاظ سے کالکولیشن کیا جا رہا ہے یا اپنے طور پر من مانے معاہدہ کر کے چھ پرسنٹ یا دس پرسنٹ سود لگایا جا رہا ہے۔ ہم نے سکشن (۲۲) کے تحت جو سہولتیں ڈیٹرس کو دی ہیں اون کے تحت یہ معاہدہ کیا جا رہا ہے یا نہیں یہ دیکھا جائے۔ اس لئے میری امینڈمنٹ کو اگر مان لیا جائے تو ہمارا قانون بنانے کا جو منشا ہے کہ غریب اور مقروض کسانوں کو نجات دلائی جائے وہ پورا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری ترمیم کی اسپرٹ سے آنریبل موور کو اختلاف نہیں ہوگا۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- دفعہ (۱۸) میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ اس میں سود کی شرح کی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کس قسم کی شرح لگائی جائیگی۔ دفعہ (۲۲) کے تحت جو شرح مقرر کی گئی ہے اوسکے متعلق حساب کرتے وقت کہ کتنا قرضہ دیا گیا ہے غور ہوگا۔ فریقین کے سٹلمنٹ کے لحاظ سے اس حد تک اس پر غور کرتے وقت یہ طے کیا جائیگا کہ اونکی درخواست آیا ۱۰ ہزار کے قرضے کے متعلق ہے یا اوس سے زائد کے متعلق ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ آپ کی ترمیم کے لحاظ سے بہت سے قرضے ایسے ہونگے جن کی شرح سود اگر کم لگائی جائے تو وہ پندرہ ہزار کے اندر کے ہو جائینگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے قانون کی غرض پوری نہیں ہوگی۔ اس لئے میں آنریبل موور سے کہوں گا کہ وہ اس پہلو پر بھی غور فرمائیں اور اپنی امینڈمنٹ کو وٹہ ڈرا کر لیں۔ اس سے عملی طور پر کوئی فرق نہیں پڑیگا۔

Mr. Chairman : The question is :

‘That at the end of sub-clause (1), add the following proviso :

‘Provided that in finding out the total of Rs. 15,000 for jurisdiction only interest at the rates mentioned in

Section 22 will be added to the principal in spite of anything contrary in the contract between parties."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 18 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 18 was added to the Bill.

Clauses 19 to 21

Mr. Chairman : There are no amendments to Clauses 19 to 21, I shall, therefore, put them to vote. The question is :

"That Clauses 19 to 21 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 19 to 21 were added to the Bill.

Clause 22

Shri K. Venkat Rama Rao : I beg to move :

"That in line 2 of sub-clause (2) between '1940' and 'the' insert :

'the accounts of debts upto 1st January, 1940 shall be closed as extinguished and from the said date onwards.'"

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri A. Gurva Reddy (Siddipet) : I beg to move :

"That in sub-clause (3) :

- (a) In line 2 : for '1947' substitute '1950' ;
- (b) In line 7 : for '6' substitute '4' ;
- (c) In line 10 : for '40' substitute '60' ;
- (d) In line 2 of sub-clause (4) for '1947' substitute '1950'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Gopal Rao (Pakhal) : I beg to move :

"That for sub-clause (6) substitute the following :

'(6) The accounts of principal and interest shall be made upto the date of the institution of the application and

where the account of debtor to any creditor double the amount of the principal, whether by way of principal or interest or both, such debt including the principal shall be deemed to be wiclyly discharged'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Gopal Rao : I beg to move :

"That after sub-clause (6) add the following new clause :

'(7) If, as a result of taking of accounts under this Act, it is found that the debtor has paid any excess amount, such amount shall be paid to the debtor."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri. Annaaji Rao Gavane : I beg to move :

- (a) "That in lines 13 and 14 of sub-clause (2), for "taken to represent the amounts", substitute "deemed".
- (b) In line 2 of sub-clause (3), between '1947', and 'in' insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'."
- (c) In line 12 of sub-clause (3), for "taken to represent the amounts", substitute "deemed".
- (d) In line 2 of sub-clause (4), between '1947' and 'in' insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'."
- (e) At the end of sub-clause (4), add the following :
"The amount found due on the date of the institution of the application in respect af principal as well as interest shall each be separately reduced by 30% notwithstanding that a decree or order of a Civil Court was passed in respect of any such amount or portion thereof. The amounts to reduce shall be deemed to be in respect of principal and interest on the date of the institution of the application."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri V. D. Deshpande : I wish to move two amendments to the amendment moved by Shri K. Venkatrama Rao.

Mr. Chairman : All right. The hon. Member can do so.

Shri. V. D. Deshpande : I beg to move :

“That in line 8 of sub-clause (2) for “6” substitute “3” and in line 11 of sub-clause (2) for “50” substitute “75”.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شری اے۔ گروا ریڈی :— اس امینڈمنٹ کے پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ ڈیٹر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے جیسا کہ اس بل کا منشا ہے۔ اگر بعد کے تین سال کے قرضوں کو بھی اس میں شریک کیا جائے یعنی سنہ ۵۰ تک کے قرضوں کو شامل کیا جائے تو ڈیٹرس کو زیادہ فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ ۶ پرسنٹ کے بجائے جیسا کہ بل میں رکھا گیا ہے اس کو ۴ پرسنٹ کیا جائے کیونکہ یہ کھاتے دس سال سے چلتے رہے ہیں اور کریڈیٹر کو گرین وغیرہ کی شکل میں کافی نفع پہنچ چکا ہے۔ اس لئے اس ریٹ آف انٹرسٹ کو کم کیا جائے۔ اسی طرح ۵۰ پرسنٹ کے بجائے ۴۰ پرسنٹ کیا جائے تو بھی یہ بوجہ کم ہو جائیگا۔ یہ ایک کانسیکونشل امینڈمنٹ ہے۔ بہر حال میرا امینڈمنٹ قبول کر لیا جائے تو ڈیٹر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

* شری گوپال راؤ :— مسٹر اسپیکر سر۔ اس پورے بل میں دفعہ ۲۲ ہی ایک ایسا دفعہ ہے جس کا اثر سارے قانون پر ہے۔ کاشتکاروں کو جو فائدہ ایوان کے ذریعہ یا اس بل کے ذریعہ ہم پہنچا سکتے ہیں وہ اسی دفعہ کے ذریعہ سے پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں دو چار امینڈمنٹس ایوان کے سامنے ہیں۔ ایک امینڈمنٹ میرے دوست کے۔ وینکٹ رام راؤ صاحب کا ہے جس میں انہوں نے خواہش کی ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ ع تک قرض معاف کیا جائے۔ یہ ایک ایسا امینڈمنٹ ہے جس کا بہت زمانہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس پورے بل میں کہیں بھی یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ یہ قرض کب تک معاف کیا جاسکتا ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ ع کے پہلے اور بعد کے قرضہ جات اس میں لائے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے جس وقت جنرل ڈیٹ ہو رہی تھی ایوان کے بہت سارے آنریبل ممبرس نے یہ ڈیمانڈ کیا تھا کہ ایسا ہونا چاہئیے۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے بھی کوئی تبدیلی نہیں کی۔ سنہ ۱۹۴۰ ع کے قرضوں کو معاف کرنے کے لئے اس میں رکھا گیا ہے۔ اسکی پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ جنگ کا زمانہ تھا۔ سنہ ۱۹۱۴ تا ۱۹۱۷ ع کا زمانہ اور اس کے بعد جو ۱۹۲۹ کے ڈپریسیشن زمانہ گزرا ہے اس میں بہت سے کسان مقروض ہو گئے۔ ان کے لئے کوئی ادائیگی کی صورت باقی نہیں ہے۔ ایوان کو یہ بھی معلوم ہے کہ ۹ کروڑ یا دیرھ سو کروڑ (اس کے کرکٹ فیکٹس نہیں ہیں) قرضہ ہے۔ اس قانون سے پورے قرضہ جات ختم نہیں ہو رہے ہیں۔ اس قانون کا مقصد یہ تو نہیں ہے کہ قرضہ جات کو کم کر کے ان کو ختم کیا جائے۔ ۹۰۔ ۱۰۰ یا ۱۶۰ کروڑ میں اصل کتنا ہے۔ مئی کتنی ہے اس کا کوئی داخلہ نہیں ہے اس لئے یہ پرانے قرضہ جات جن کا دراصل پیمینٹ ہو چکا ہے۔ کیونکہ ان قرضہ جات پر ۲۵۔ ۳۰ فیصد مہ۔

لی جاتی رہی ہے جبکہ گورنمنٹ نے مئی لینڈرس ایکٹ پاس کر کے ۱۸ روپیہ کو جائز قرار دیا ہے۔ اگر ان پرانے قرضہ جات پر ۱۸ فیصد کے حساب سے سود لگایا جائے تو یہ بورے قرضے ادا ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے یہ ایک موزوں اسٹمنٹ ہے۔ ایوان اس کو مان لے تو مناسب ہے تاکہ مقروض کسانوں کی مدد ہو۔ وہ آگے بڑھیں اور ہندوستان ترقی کرے۔ میری دوسری ترمیم یہ ہے کہ اصل اور سود مساوی ہونے کے بعد قرض کو ختم کیا گیا جائے۔ سب کلاز ۶ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ۔

“The accounts of principal and interest shall be made up to the date of the institution of the application, and the aggregate of the balance, if any, appearing due on both such accounts against the debtor.....”

گویا دونوں کے حساب لئے جائینگے ایک پرنسپل کا اور دوسرا انٹرسٹ کا۔ اور جس تاریخ تک لئے جائینگے یہ سمجھا جائیگا کہ اتنا باقی ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ

“.....except when the balance appearing due on the interest account exceeds that appearing due on the principal account, in which case, double the latter balances shall be deemed to be the amount then due”.

اس سب کلاز ۶ کا یہ مطلب ہے کہ انٹرسٹ اصل سے بڑھ کر ہو تو وہ ختم ہو جائیگا۔ لیکن یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ اب تک ساھوکار کو جو ادا ہوا ہے اس کے متعلق جانچ ہوگی۔ فرض کیجئے کہ ۳۰ سال کا قرضہ ہے اور ۶ فیصد سود لیا جائیگا تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ ۱۸۰ روپیے دینا پڑیگا۔ اگر وہ ۶۰ ادا کیا ہے اور ۱۲۰ روپیے باقی ہے تو پہلے ۲۰ روپیے کم کئے جائینگے اور اس کے بعد ایک سو اصل اور ایک سو روپیہ سرے کے لئے جائینگے۔ جانچ کرنے کا یہ طریقہ دام دوپٹ کا ہے۔ اس میں اصل کو توڑ مروڑ کر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے کسان کو نقصان ہوتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ساھوکار کو فائدہ دلانے کے لئے آپ راغب ہیں لیکن ڈیٹر کو سہولت دلانے کے لئے آپکا رجحان نہیں ہے۔ آنریبل ممبرس خاص طور پر اس جانب کے توجہ فرمائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر آنریبل ممبرس کا یہ ذاتی تجربہ ہوگا کہ ڈھائی روپیے کے حساب سے مٹی منہا ہوتی ہے اور اس کے معنی ۳۰ روپیہ ہوتے ہیں اس کی وجہ سے گورنمنٹ کو ایک زمانے میں مئی لینڈرس ایکٹ نافذ کرنا پڑا تھا۔ اگر ۲۰ روپیے کے حساب سے دیکھا جائے اور ۳۰ سال کے لئے حساب لگایا جائے تو ۳۵۰ روپیے ہوتے ہیں۔ اس قانون کے تحت ۱۸۰ روپیے سود کے اور ۱۰۰ روپیے اصل اس طرح ۲۸۰ روپیے دینا پڑیگا۔ میرا کہنا ہے کہ جب حساب کرنے بیٹھینگے تو جس کا حساب نکلتا ہے اس کو پسے دلانے جائیں اگر ساھوکار کا نکلتا ہے تو اسے دلائیں اور اگر ڈیٹر کا نکلتا ہے تو اسے دلائیں پیسٹ نہ کرنے کی صورت میں تو اوارڈ دیا جاتا ہے اور ڈیٹر کی پوری جائداد مکول ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے کے حساب کی جانچ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسکی

पिदांश में और हस्तरी में जाने की ضرورت नहीं तो ये تمام چیزیں کریڈیٹر کی تائید میں اور ڈیٹر کے خلاف ہیں۔ اسپیکر صاحب اجازت دیں تو میں اس سے آگے بڑھ کر یہ کہوں گا کہ جب دیوالیہ کی نوبت آتی ہے تو چاہے اسکی نوبت آئے یا نہ آئے لیکن خود کورٹ اس کو دیوالیہ نکلنے کا موقع دیتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی آنریبل ممبر اس ترمیم کی مخالفت نہیں کریں گے کیونکہ یہ صاف صاف حسابی معاملہ ہے اور آنریبل ممبرس انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر فرض کیجئے کہ یہ عدالت ہے اور کریڈیٹر اور ڈیٹر اپنا حساب لیکر آتے ہیں تو جو بتایا جا رہے جس کی طرف ہو وہ قانوناً بتلائیں گے اس لئے یہاں اسکیننگ ڈاؤن کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ۶ پرسنٹ کے حساب سے ڈیٹر نے پیمنٹ کیا ہے تو اس کا پیمنٹ شدہ رویہ اسے ملنا چاہیے اس لئے میں ایوان سے مکرر گزارش کروں گا۔ کیونکہ ٹریژری بیچس سے تو ہم گزارش کرتے کرتے تنگ آگئے ہیں۔ جب ہم عوام کے سامنے جائیں اور وہ ہم سے سوال کریں کہ آپ ہمارے لئے کیسا قانون بنائے ہیں تو ہم جواب دے سکتے ہیں۔

جہاں تک میرا خیال ہے دفعات ۲ اور ۴ الکشن کے دفعات کہلائے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس میں کافی پیچیدگیاں ہیں۔ اگر آپ سے کوئی ووٹر یہ پوچھے کہ ہم نے آپ کو ووٹ دیکر اسمبلی میں بھیجا تھا آپ نے ایسا قانون کیسے پاس کیا تو اس کے لئے آپ کے پاس جواب دینے کے لئے کافی گنجائش ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ دفعہ ۵ سے ۸ ہے ۲۲ ہے۔ یہ دوسرے راستے ہیں۔ یہ الکشن کے دفعات کہلائے جاسکتے ہیں۔ میں ایوان سے گزارش کروں گا کہ مہری ترمیم کو مان لیا جائے تو مناسب ہوگا۔

***श्री. व्ही. डी. देशपांडे :**—स्पीकर सर, सब क्लाज २ के सिलसिले में जो तरमीम पेश की गयी है, उसमें मैंने अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट (Amendment to amendment) के तौर पर यह मुव्हा (Move) किया था कि श्री. के. व्यंकटरामराव की जो तरमीम है उसका ज़ुल्मा और बढ़ा दिया जाय, वह जिस तरह से कि—

“In line 8 of sub-clause (2) for ‘6’ substitute, ‘3’ and in line 11 of sub-clause (2) for ‘50’ substitute ‘75’.”

यह जिसलिये बढाने की जरूरत महसूस हुई कि जिस सिलसिले में अंक अमेंडमेंट श्री. कट्टा राम रेड्डी साहब ने दी थी लेकिन वे आज गैर हाज़िर हैं, और अगर श्री. के. व्यंकटरामराव साहब की अमेंडमेंट को ज़ुम लिहाज़ से अमेंड न किया जाय तो वह इनकम्प्लीट (Incomplete) रह जाती है। जिसलिये मैंने यह अमेंडमेंट मुव्हा की है। मुझे यह अर्थ करना है कि श्री. के. व्यंकटरामराव साहब की तरमीम में यह कहा गया है कि पहली जनवरी १९४० के पहले के जितने कर्ज हैं वे सतम कर दिये जायें। जिस सिलसिले में मैंने जिसके पहले हायस के सामने अंक दफा अर्थ किया था कि कांग्रेस कोंग्रेसियन रिफार्म कमेटी की रिपोर्ट में भी जिसका हवाला दिया गया है कि पुराने कर्ज माफ करने चाहिये। जिस सिलसिले में यह अमेंडमेंट आयी है कि अंक जनवरी १९४० के पहले

کے کर्जे माफ किये जायें। उसको कुबूल किया जाय तो वह सवाल हल हो जाना है। लेकिन अगर अंम तरमीम को न माना जाय तो आस तौर पर जनवरी १९५० के पहले के कर्जों के सिलसिले में हमारा नक्तेनजर क्या होना चाहिये, यह सवाल हमारे सामने आ जाता है। मैं समझता हूँ कि यहां पहले ही कहा गया है कि इसको चालीस फीसद स्केल डाउन किया जायेगा। लेकिन सिलेक्ट कमेटी में चालीस के बदले ५० परसेंट को स्केल डाउन करने के बारे में माना गया और जनवरी १९५० के पहले के जितने कर्ज हैं उनमें से आधे कर्ज माफ किये जायेंगे, ऐसा तय किया गया। मेरा ख्याल है कि जिन कर्जों के बारे में हम तो सोचते हैं कि उनको सब को खतम करना चाहिये। लेकिन अगर हम उन सब कर्जों को किसी वजह से खतम नहीं कर सकते तो मुमकीना तौर पर ज्यादा से ज्यादा कर्ज खतम करने की कोशिश होगी, तो ठीक होगा और जिस लिहाज से मैंने यह सजेस्ट (suggest) किया है कि ७५ फीसद कर्ज खतम करने चाहिये। जिस सिलसिले में अंक तजवीज भी रखी गयी है। जो रेट ६ परसेंट रखा गया है, वह काफी ज्यादा है और अगर उसको तीन परसेंट उन पुराने कर्जों के बारे में रखा जाये तो वह ज्यादा मुनासिब होगा। जिसी से पुराने कर्ज जल्दी खतम होने के अिमकानात पैदा हो जायेंगे। जिसलिये मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट यह है कि पुराने कर्ज ७५ परसेंट कम कर दिये जायें और उसके साथ साथ जो सूद की शरह है, वह ६ के बदले ४ तक लायी जाय तो ठीक होगा। मैं अम्मीद करता हूँ कि मुन्हर आफ दि अमेंडमेंट मेरी जिस तरमीम को मान लेंगे।

شری کے - وی رام راؤ:— دفعہ (۲۲) بہت ہی اہم دفعہ ہے۔ اس کے ذریعہ ریلیف ملنے والا ہے۔ یہ ایک نظریاتی مسئلہ ہے۔ دفعہ ۲۲ اگر یکچلر لیبر سے متعلق ہونے والا نہیں ہے۔ صرف ایسے ڈپرس جن کا تعلق زراعت سے ہے کسی نہ کسی طریقہ سے وہ زراعت سے تعلق رکھتے ہیں تو ان ہی سے متعلق ہونے والا ہے۔ زرعی معیشت سے جو تعلق رکھتے ہیں ان سے بھی متعلق کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عموماً جو ساہوکاری کھاتے چلتے ہیں۔ اس میں باہمی یہ طے ہوتا ہے کہ جو سالہاسال کے کاروبار رکھتے ہیں ان میں ہر سال کچھ نہ کچھ کٹ کیا جاتا ہے۔ وہ ڈیٹر کے سود میں وضع ہو جاتا ہے۔ اس طرح آپ خود جو اسکیننگ ڈاؤن کا اصول انٹروڈیوس کر رہے ہیں وہ نیا نہیں ہے۔ اس سہولت کے لئے یہ قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ نے اتنا ہی کیا کہ ایک آدم سال کو بڑھا کر رکھ دیا۔ دفعہ تو جیسے کا ویسا باقی ہے کچھ سالوں کا فرق ہوا ہے۔ لیکن اصولی طور پر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس سے قبل بھی میں عرض کرچکا ہوں کہ آپ ۶ فیصد یا ۴ فیصد جو بھی اسکین ڈاؤن کرنے والے ہیں آخر اس سے مستفید ہونے کے لئے کوئی شخص بھی ملیگا یا نہیں۔ آپ نے جو دو بنائی ہے کیا اس کے لئے کوئی مریض ہے بھی یا نہیں۔ یہ پورا قانون اس طرح محض کاغذ کی زینت بن کر رہنے والا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ اس طرح محض کاغذ کی زینت نہ بن کر رہے۔ ہماری قریبیاں ہیں کہ ۱۹۵۰ کے بعد کے قرضوں سے بھی یہ قانون متعلق کیا جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے بعض اور قرضہ جات اس قانون کے اسفیر (Sphere) میں آسکتے ہیں۔ اس دفعہ کو موثر اور باعمل بنانے کے لئے ان امانڈمنٹس کو قبول کرنا ضروری ہے۔ جتنے بھی سابقہ قرضہ جات ہیں وہ

منسوخ کئے جانے چاہئیں۔ اس سے بنیادی طور پر اختلاف نظر آتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں بنیادی طور پر اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹریڈری بنچز کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں معاوضہ دینے کا سوال تو نہیں ہے۔ جو قرضے اکسٹنگوئش (Extinguish) ہوتے ہیں ان کے معاوضہ کے لئے تو آپ نے کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے۔ پرانے قرضوں کو ساقط کرنے کا سوال نیا نہیں ہے۔ خود کہنا کمیٹی نے بہت پہلے اس تجویز کو رکھا تھا۔ اور زرعی مزدوروں کے قرضہ جات کو منسوخ کرنیکی سفارش کی تھی۔ یہاں اگر یکلچرل لیپر کی تعریف محدود ہے۔ اس دفعہ کو آپ اگر یکلچرل لیپر سے بھی متعلق نہیں کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے اشخاص جن کا تعلق زرعی معیشت سے ہے ان سے بھی متعلق کرنے میں آپ ہچکچا رہے ہیں۔ اسکیل ڈاؤن کرنے کے سلسلے میں آپ نے یہ اصول مان لیا ہے۔ ۱۹۷۰ کے بعد جو بتلایا گیا ہے وہ ایسے سال ہیں۔ جبکہ معاشی بحران کی وجہ سے لوگ مقروض ہوئے ہیں انہیں اپنی اراضیات سے دستبردار ہونا پڑا۔ گو اس وقت کا قانون اسکی اجازت نہیں دیتا تھا اس کے باوجود بھی مختلف طریقوں سے بہت سے لوگوں کے ہاتھ سے اراضیات نکل گئیں۔ پورے حیدرآباد کے کسان جس معاشی بحران کا شکار ہوئے ہیں ان کو ریلیف دینے میں یہ دفعہ ناکافی ثابت ہوگا۔

دام دوپٹ کے اصول کو اس قانون میں نہیں مانا گیا ہے۔ ضمن (۶) میں کسی حد تک مانا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دام دوپٹ کی سہولت ہر اسٹپ پر مان لی جانی چاہئے۔ جہاں اصل اور سود برابر ہو جاتے ہیں لیکن ۱۰ سال یا ۲ سال کا حساب لگایا جائے۔ ذیلی دفعہ (۶) میں جو اصول رکھا گیا ہے وہ اپلائی ہونے والا نہیں ہے۔ جب کبھی بھی کھاتہ کا معائنہ کیا جائے تو آخر میں ڈیٹر ہی کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے۔ بہت ہی کم مواقع ایسے آتے ہیں جہاں کریڈیٹر ڈیٹر کو کچھ ادا کرنا پڑے۔ اس طرح ضمن (۶) جو رکھا گیا ہے وہ عملاً معطل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ اگر میرے اسٹڈنٹ کو مان لیا جائے تو دام دوپٹ کا جو اصول ہے وہ اس میں آجاتا ہے اور یہ ساہوکاری طریقہ بھی ہے۔ لیکن ضمن (۶) اس سے ہٹکر رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور سہولتیں ہیں جو ساہوکاری طریقے میں ہیں لیکن میں دفعہ (۲۲) میں ان کو غائب پاتا ہوں۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جو اسٹڈنٹ پیش کیا گیا ہے وہ پاس کیا جائے۔

* شری انا جی راؤ گوانے :- مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے پہلا اسٹڈنٹ جو پیش کیا ہے اس کے متعلق کہنا یہ ہے کہ کل از ۲ میں یہ ہے کہ

The amount so reduced shall be taken to represent the amounts due in respect of principal and interest on the date of the institution of the application.

۔ میں کہوں گا کہ یہ الفاظ کچھ غیر قانونی سے معلوم ہوتے ہیں اس لئے میں نے ان کو نکال کر

This amount which represents the other amounts

اس کی بجائے۔

The amount shall be deemed to be in respect of principal and interest

چونکہ پہلے کے الفاظ یہاں کنفیوژن (Confusion) پیدا کر رہے تھے اور اس میں دو معنی نکلتے کی گنجائش ہے اس لئے میں نے اس کنفیوژن کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح کلاز ۲ اور کلاز ۳ میں میرا امینڈمنٹ اس طرح کا ہے۔

In the case of transactions which commenced on or after the 1st January, 1940 but before 1st January 1947 in the account of interest....

کلاز ۲ میں جس طرح یہ رکھا گیا ہے کہ

In the case of transaction which commenced before the 1st January, 1940, the court shall take the account upto the date of institution....

یہاں یہ چیز نکال دی گئی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اسکے کیا معنی ہیں۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے پہلے کے ٹرانزیکشن (Transaction) کے الفاظ صاف ہونے چاہئے تھے ان الفاظ کو وہاں سے کیوں ڈیلیٹ کیا گیا ہے میری سمجھ میں نہیں آیا۔ جب کبھی ٹرانزیکشن شروع ہوا ہے اسکے لحاظ سے الفاظ لانا ضروری ہے۔ درخواست جو دی گئی ہے اوسکا لحاظ بھی ہونا چاہئے۔ اسکا تعلق اس سے ہے کہ اکاؤنٹ کس طرح لینا چاہئے۔ جب کوئی درخواست پیش ہوگی تو درخواست کے بعد ہی معلوم ہوگا کہ اس لین دین کی مدت فلاں ہے۔ مدت کا تعین ہوتو حساب کتاب اور اکاؤنٹس کا تعین ہونیکا۔ سکشن ۲۲ میں یہ چیزیں ہیں کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے پہلے کا ٹرانزیکشن ہوتو باضابطہ حساب لانا چاہئے۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد کا ہے تو باضابطہ حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک سکشن کے تحت باضابطہ حساب کی ضرورت ہے اور ایک سکشن کے تحت باضابطہ حساب کی ضرورت نہیں میں سمجھ نہ سکا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ اسلئے میں نے کلاز ۳ اور ۴ میں یہ الفاظ رکھے ہیں کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد سے بھی حسابات باضابطہ لانا چاہئے۔ اور میں نے کلاز ۴ میں بھی اسطرح کا امینڈمنٹ رکھا ہے۔ کلاز ۴ ان قرضہ جات سے متعلق ہے جو سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد کے ہیں۔ اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے پہلے کے قرضہ جات میں ۵۰ فیصد اور سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد کے قرضوں میں ۴۰ فیصد کمی کی گنجائش رکھی گئی ہے لیکن سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد کمی کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی۔ اب سنہ ۱۹۵۴ء ختم ہو رہا ہے۔ سنہ ۱۹۵۵ء میں درخواستیں آئینگی اسطرح ۸ سال کا ٹرانزیکشن آپکے سامنے آئیگا کہ جو فیصدی سود رکھا گیا ہے۔ معاہدات تو اس سے زیادہ کے بھی ہونگے لیکن کم سے کم جو شرح رکھی گئی ہے وہ چھ فیصدی ہے۔ اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ

۸ سال کا ٹرانزیکشن آئے تو سو روپیہ کے لئے ۵۰ روپیہ سود آئیگا اور ڈگری ہونے تک سو روپیہ کو سو روپیہ سود ہو جائیگا۔ اس میں کوئی کمی نہیں کریں گے تو سختی ہوگی۔ ایسے لوگوں کے متعلق جنکا ٹرانزیکشن سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد کا ہے ان کیلئے بھی ۳۰ فیصد کمی کرنا چاہیئے۔ یہ امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے۔ آپ نے بتدریج کمی کی ہے۔ مجھے اتنا عرض کرنا ہے کہ جو امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے اس میں زیادہ اختلاف نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۲۵-۳۰ فیصد کی کمی ہوگی۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ چیز آنریبل منسٹر کی نظر سے چوک گئی ہے اور سلکٹ کمیٹی میں بھی یہ چیز غلطی سے رہ گئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سنہ ۱۹۴۰ء کے قرضے میں ۳۰ فیصد کمی کرنے کو تو آپ تیار ہیں لیکن سنہ ۱۹۴۷ء میں کچھ بھی کمی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں گویا آخر سنہ ۱۹۴۶ء تک تو آپ کمی کریں گے لیکن اگر ایک دن بڑھ جائے تو کمی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسکے الفاظ بھی مبہم ہیں اسلئے ان میں تبدیلی کی جانا مناسب ہے۔ اگر آنریبل منسٹر کی نظر میں الفاظ ٹھیک ہیں تو مجھے اس بارے میں کچھ کہنا نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ الفاظ مبہم ہیں۔ آخر میں میں یہ کہوں گا کہ اس ترمیم کو آنریبل منسٹر قبول فرمائیں تو مناسب ہوگا۔

شری وھی. ڈی. دیشپانڈے:—میں ارج کرنا چاہتا ہوں کہ میرا جو امینڈمنٹ ہے وہ امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ ہی ہے، وہ کوئی سپریٹ امینڈمنٹ (Separate amendment) نہیں ہے۔ امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ کی شکل میں وہ بیٹھ سکتا ہے۔ شری. کے. وھی. رامراو ساہب نے جو تاجویج پتھ کی ہے، اس میں ۱۹۴۵ کے پہلے کے کزے کو ختم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کے بعد کا جو کزہ ہے اسے اس میں ۵۰ فیصد تک کی کمی کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ میں نے جو امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ دیا ہے، اس میں ۵۰ فیصد کے بجائے ۷۵ فیصد کزہ کم کرنے کے لئے کہا ہے، اور سود جو ۹ پارسنٹ ہے اسے تین پارسنٹ کرنے کے لئے کہا ہے۔ اس لئے یہ میرا امینڈمنٹ برابر امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ کی ہی شکل میں ہے ایسا میرا کہنا ہے۔

مسٹر چیرمن:—شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے نے جو امینڈمنٹ پیش کی ہے وہ فریش (Fresh) امینڈمنٹ ہے۔ لیکن وہ بیٹھتی نہیں ہے۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:—شری. کے. وھی. رامراو ساہب کا جو امینڈمنٹ ہے، وہ پہلے پٹا باؤنا اور اس کے بعد جو میرا امینڈمنٹ ہے، وہ پٹا باؤنا۔ امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ کے مانے یہ نہیں ہے کہ صرف فیسز وگراہ میں ہی چنچ کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر چیرمن:—آپ نے خود لکھا ہے کہ یہ امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ ہے۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:—صرف فیسز کی حد تک ہی امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ لایا جا سکتا ہے، وہ تفسیر میں ہے۔ پہلی جو امینڈمنٹ ہے اسے اگر زیادہ بڑا کرنے کی ضرورت ہے تو اس کے لئے ہی امینڈمنٹ لایا جا سکتا ہے۔ میرا جو امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ ہے، وہ پہلے امینڈمنٹ کو بڑا کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ جہاں انہوں نے کزے میں ۵۰ فیصد کی کمی کرنے کے لئے کہا ہے

वहां पर मैंने ७५ फीसद की कमी करने के लिये कहा है। उसी तरह से सूद का जो शरह ६ परसेंट बतायी गयी है, उससे ३ परसेंट करने के लिये मैंने अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट दी है, और मेरा ख्याल है कि यह अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट हो सकती है।

مسٹر چیرمن :- اس کی حد تک آپ کرسکیں گے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जिस लिये मेरा सबमिशन (Submission) यह है कि :

My submission is that my amendment is to sub-clause (2) of clause 22. One hon. Member has given certain amendment to sub-clause (2) I think, that is not sufficient. So, in order to complete that incomplete amendment, I am amending it further, and that is, of course, an amendment to amendment. I am not satisfied with one partial amendment. My intention is to give full benefit to old debtors. I want that whatever debt is left from 1942 to this date, it should be scaled down by 25% and the interest should be 3%, and not 6%.

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ :- اسپرٹ ویسی ہی قائم رہتی ہے۔

مسٹر چیرمن :- کیا شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے اپنے امینڈمنٹ کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, मैं अपनी जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट है, उसके सिल-मिल में कुछ अर्ज करना चाहता हूँ, और दूसरी जो अमेंडमेंट यहां पर पेश की गयी है, उसके बारे में भी अपने ख्यालात का अिजहार करना चाहता हूँ। जिस बिल में क्लॉज २२ डेटर के सिलसिले में जो रखा गया है, वह जिस बिल में सबसे अहम दफा है, और जिस कानून की पूरी ज़िमावत क्लॉज २२ पर खड़ी है। हमें बहुत गौर के साथ जिस क्लॉज २२ के बारे में सोचना पड़ेगा। जिस दफे २२ के बारे में बहुत संजीदगी के साथ सोचने की ज़रूरत है। और आपके सामने खास तौर पर मैं यह बात रखना चाहता हूँ कि जो पुराना कर्जा है उसे माफ करने के बारे में सोचा जाना चाहिये। रूफिंग पार्टी की तरफ से जो कमिटी जिसके बारे में नियुक्त की गयी थी, उसकी भी यह क्षिप्रसिद्धि थी कि पुराना कर्जा ज्यादा से ज्यादा माफ किया जाना चाहिये। लेकिन जिसके बारे में नहीं सोचा जा रहा है। उसको तो पूरी तरह खतम करना चाहिये। बेक ऑनरेबल मेंबर ने अपनी तकारीमे बताया कि उसके माफ करके कर्जदारों को ज्यादा से ज्यादा रिलीफ दिया जाना चाहिये। सेक्शन २४ के तहत ऑफिकल्लरल लेबरर्स को यह हक दिया गया है कि मार्टिंगेज की हदतक वे सवाल बुठा सकते हैं। लेकिन छोटे छोटे कर्जदारों को जो रिलिफ मिलना चाहिये वह तो सेक्शन ४ और सेक्शन २२ के तहत ही मिलनेवाला है। ऑफिकल्लरल लेबरर्स के बारे में मैंने पहले ही कहा है कि उनको ज्यादा रिलिफ मिलना चाहिये। गंगापूर तालुके की मिसाल मैंने जिसके पहले भी दी है, वही फिरसे दूंगा कि २०-२५ साल के पहले वहां के जो काश्तकार थे, उन्हें कहत के जमाने में अपनी बर्मा में

बहुत कम दामों पर बेचनी पड़ी, और बहुत बड़ी तादाद में वे अॅम्ब्रिकल्चरल लेबरर्स बनें। और अुस जमाने में अनुपर जो कर्ज हुआ है अुन्हें माफ करने के बारे में सोचा जाना चाहिये। आज स्कोल्मिग डायुन किया गया। अनुको कर्जा चुकाने की शक्ति भी है या नहीं जिस बात को हमें सोचना चाहिये। मैंने जो यहां पर अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट दी है, अुससे अैसे लोगों को अनिसाफ मिलने वाला है, जो कि अुस जमाने के कर्जदार हैं। जिस लिये अुसके बारे में सोचा जाना चाहिये।

जिसके बाद दूसरी जो चीज है वह यह है कि अॅक ऑनरेबल मेंबर ने यह बताया है कि १९४० के पहले का जो कर्जा है, अुसको कम किया जाना चाहिये, लेकिन मैं कहना चाहता हूं कि आप १९४० के पहले के कर्ज में और १९४७ के बाद के कर्ज के बारे में सोच रहे हैं। लेकिन १९४० से १९४७ का जो कर्जा है, अुसके बारे में नहीं सोचा जा रहा है। अुसको तो आप बिलकुल मोघहम रख रहे हैं। मैं समझता हूं कि आपको अुसके बारे में भी सोचना पडेगा। जहां सब क्लॉज २ के बारे में सोचा जा रहा है, वहां पर सन ४० से सन ४७ के बारे में भी सोचा जाना जरूरी है। सब क्लॉज ४ में ३ फीसद की कमी करना मुनासिब होगा, और मैं समझता हूं कि यह काविले गौर चीज है, और जिसके बारे में मुनासिब तरीके से सोचना ठीक होगा। क्लॉज २ को जिस तरीके से तरमीम पेश की गयी है, अुसपर गौर करके अुसे कबूल करना मुनासिब होगा। और मैंने जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट (Amendment to amendment) पेश की है अुस पर गौर किया जाना चाहिये।

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— اس قانون میں دفعہ (۲۲) انتہائی اہم دفعہ ہے۔ اس سلسلہ میں جو بھی امینڈمنٹس آئے ہیں میں سمجھتا ہوں اون کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی رعایتیں اور سہولتیں ہم دے رہے ہیں اوس سے زیادہ سہولتیں دی جائیں۔ اگریکلچرسٹ کو ریلیف دینے کے لئے ہمارے پاس پہلی مرتبہ یہ قانون نہیں آ رہا ہے بلکہ اس کے پہلے بھی کئی قوانین تھے اون سے بھی اگریکلچرسٹس کو فائدہ پہنچا اس وقت بھی جو قوانین نافذ ہیں اس بل پر غور کرتے وقت اون کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ لین دین کے سلسلہ میں سب سے پہلے سنہ ۱۹۳۸ ع یا سنہ ۱۹۳۷ ف میں قانون بنا تھا۔ جس کی رو سے لین دین پر کافی کنٹرول کیا گیا تھا۔ قرضے کے سلسلہ میں جو اراضیات چل گئی تھیں اون کے بارے میں بھی قانون انتقال زرعی اراضی موجود تھا جس کے ذریعہ کسانوں کو کافی پروٹیکشن دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ دفعہ (۲۲) کے تحت حسابات کے بارے میں رولس مدون کئے گئے ہیں اون پر غور کرتے وقت ہم کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ سابقہ قوانین کے تحت کیا ریلیف مل سکتا تھا اور کیا مل چکا ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ منی لینڈرس ایکٹ کے تحت ہم نے کافی شرائط عائد کئے اور کافی قیود لگائے۔ اس میں الگ الگ کلازس میں ۳۰۔ ۴۰ پرسنٹ قرضہ کو اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے لئے فیکٹرس رکھے گئے ہیں۔ اس میں یہ کنسیپشن (Conception) تھا کہ موجودہ قرضوں کی حد تک زیادہ سود شامل کرنے کا موقع نہ ہو۔ سلیکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد بھی ریٹ آف انٹریٹ میں کافی کمی کی گئی۔ (۹) پرسنٹ کی بجائے (۶) پرسنٹ سود کہا گیا۔ اور (۳) پرسنٹ ریلڈکشن کو (۵) پرسنٹ تک بڑھایا گیا۔ سنہ میں بھی

سنہ ۱۹۴۶ء کی بجائے سنہ ۱۹۴۷ء رکھا گیا۔ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں اور یہ عملی طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان کے علاوہ یہاں کے حالات کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔ محض ایک فیگر دیکھ کر اوس میں کمی کی خواہش کرنا یا زیادہ سے زیادہ جو سہولتیں دی گئی ہیں اور ان سے بھی زیادہ سہولتیں طلب کرنا اور اوس کے لئے امڈمنٹ لانا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کاشتکاروں کے طبقہ کی مدد ضرور کرنا چاہئے۔ لیکن اوس میں بھی کسی نہ کسی حد تک جسٹیفیکیشن ضرور ہونا چاہئے۔ سلکٹ کمیٹی میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اور ان کے تحت کافی سہولتیں دی گئی ہیں لیکن اس کے بعد بھی اس سے زیادہ مانگا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ بعض آنریبل ممبرس نے مہربانی سے یہ کہا ہے کہ اس قانون کو انتخابات کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ اور ووٹرس کو کنونس (Convince) کیا جائیگا۔ میں اور ان کا شکر گزار ہوں اور ان کے اس کہنے کو اپریشیٹ (Appreciate) کرتا ہوں۔ لیکن میں یہ بھی کہوں گا کہ وہ اس قانون کو لیجا کر ہمارے خلاف بھی استعمال کر سکتے ہیں (جیسا کہ وہ خود محسوس کر رہے ہیں)۔ خیر اس کا تعلق اصل بحث سے نہیں ہے۔ یہ بھی میں نے اس لئے کہا ہے کہ آنریبل ممبرس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس قدر عرض کرنے کے بعد میں آنریبل ممبرس سے عرض کروں گا کہ اس قانون میں ہم نے جو پراویژنس رکھے ہیں اور ان کے ذریعہ ہم نے جو جو سہولتیں دی ہیں اور ان کو انصاف کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اور اگر ایکلچرسس کو دے رہے ہیں جن کے متعلق آپ اور ہم سب کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو قرضے سے نجات دلائی جائے۔ ہم نے اس قانون کے ذریعہ بیع نامہ جات اور ان جائیدادوں کو جو منتقل ہو چکی ہیں متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے کافی فائدہ مزارعین کو ہوگا۔ اس وضاحت کی روشنی میں میں عرض کروں گا کہ آنریبل ممبرس اپنی اپنی امڈمنٹس واپس لے لیں اور اس کلاز کو منظور کر لیں۔

Shri Annajirao Gavane : Mr. Chairman, Sir, I want an explanation of the last sentence of sub-clause (2), viz :

“The amount so reduced shall be taken to represent the amounts due in respect of principal and interest on the date of the institution of the application.”

میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ آنریبل منسٹر اس کی وضاحت کریں کہ کم کرنے کے بعد جو اماؤنٹ رہیگا وہ اماؤنٹ سمجھا جائیگا یا درخواست پیش ہونے کے وقت جو اماؤنٹ ڈیٹر کا رہیگا وہ سمجھا جائیگا۔

شری بھگونت راؤ گاڑے :۔ اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو اماؤنٹ آئیگا وہی فیگر اوس کے تمام مطالبات کی حد تک معاوضہ سمجھا جائیگا۔

شری اناجی راؤ گاڑے :۔ اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو اماؤنٹ آئیگا وہ سمجھا جائیگا کیا؟ کیونکہ آپ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ.....

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— آپ دفعہ (۱۱) کو اس سے مخلوط کر رہے ہیں۔ دفعہ (۱۱) میں پندرہ ہزار کی جو لمٹ (حد) رکھی گئی ہے وہ اسی لئے رکھی گئی ہے کہ جو اسٹیٹمنٹ (Statement) فریقین کا آئیگا اوس کے لحاظ سے عدالت یہ طے کریگی کہ وہ کیس صرف پندرہ ہزار کی حد تک ہے یا کیا۔ اس کے متعلق اختیار ساعت ہے یا نہیں۔ حقیقی طور پر جو حساب کتاب دیکھا جائیگا وہ دفعہ (۲۲) کے تحت آئیگا۔ آپ دوسری چیزیں اس میں مخلوط کر رہے ہیں۔ شروع میں جو رقم اسکیل ڈاؤن کی جائیگی وہی رقم اوس کے مطالبہ کا معاوضہ سمجھی جائیگی۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:— کلاؤج ۲ میں کہا گیا ہے کہ—

“The Court shall take the account upto the date of the institution of the application and in the account of interest there shall be debited to the debtor.....”

لےکن کلاؤج ۳ اور ۴ میں یہ نہیں کہا گیا ہے۔ سن ۱۹۴۰ سے ۱۹۴۹ تک کے جو کچھ ہیں، ان کے سلسلے میں کوئی ریگولر اکاؤنٹ لےگا یا نہیں یا صرف ان کا انٹریسٹ (Interest) ایڈجسٹ (Adjust) کرنے کی کوشش کرے گا؟ یہ جو فرق ہے وہ کیوں ہے؟

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ پہلے کا پیریڈ ہے۔ اوس وقت قرضہ ریگولر نہیں کیا گیا تھا۔ اوس وقت انیکٹمنٹ (Enactment) نہیں تھا۔ بعد میں مختلف انیکٹمنٹس کے ذریعہ حسابات میںٹین (Maintain) کرنے کے لئے لیگیل بائیڈ (Legally bind) کیا گیا تھا۔ اس سے منشا میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Mr. Chairman : I shall put the amendment of Shri K. Venkatrama Rao as amended by Shri V. D. Deshpande to vote. The question is :

“That in line 2 of sub-clause (2) between ‘1940’ and ‘the’ insert :

“The account of debts upto 1st January, 1940 shall be closed as extinguished and from the said date onwards’.”

“In line 8 of sub-clause (2) for ‘6’ substitute ‘3’ and in line 11 of sub-clause (2) for ‘50’ substitute ‘75’.”

The motion was negatived.

Shri K. Venkatrama Rao : I demand a division Sir.

The House then divided

Ayes : 88 Noes : 62.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That in sub-clause (3) :

- (a) In line 2 for '1947' substitute '1950';
- (b) In line 7 for '6' substitute '4';
- (c) In line 10 for '40' substitute '60';
- (d) In line 2 of sub-clause (4) for '1947' substitute '1950'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That for sub-clause (6) substitute the following :

(6) The accounts of principal and interest shall be made upto the date of the institution of the application and where the account of debtor to any creditor double the amount of the principal, whether by way of principal or interest or both, such debt including the principal shall be deemed to be wholly discharged'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That after Sub-clause (6) add the following new clause:

'(7) If, as a result of taking of accounts under this Act, it is found that the debtor has paid any excess amount, such amount shall be paid to the debtor'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"(a) That in lines 13 and 14 of sub-clause (2), for 'taken to represent the amounts' substitute 'deemed'.

(b) That in line 2 of sub-clause (3), between '1947' and "in" insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'

(c) That in line 12 of sub-clause (3), for "taken to represent the amounts' substitute 'deemed'.

(d) That in line 2 of sub-clause (4), between '1947' and 'in' insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'

(e) That at the end of sub-clause (4), add the following:

'The amount found due on the date of the institution of the application in respect of principal as well as interest shall each

be separately reduced by 30% notwithstanding that a decree or order of a Civil Court was passed in respect of any such amount or portion thereof. The amounts so reduced shall be deemed to be in respect of principal and interest on the date of the institution of the application”.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That Clause 22 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 22 was added to the Bill.

Clause 23

Mr. Chairman : The question is :

“That Clause 23 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 23 was added to the Bill.

Clause 24

Shri V. D. Deshpande : I think there is a mistake here, Sir Amendment No. 7 of clause 22 standing in the name of Shri Dharmabhiksham has been wrongly included there. It must in fact pertain to Clause 24.

Mr. Chairman : Then let Shri Dharmabhiksham move his amendment.

Shri B. Dharmabhiksham (Suryapet General) : I beg to move :

“(a) That in line 1 of sub-clause 2 of clause 24 between “labourer” and “may” insert the words “any agriculturist, shepherd, toddy tapper or persons doing service useful to the village community”

(b) That in line 2 for the words “one year” substitute “three years”.

Mr. Chairman : Amendment moved :

Shri Annaji Rao Gavane : I beg to move :

“That in line 1 of sub-clause (2) of Clause 24 between “labourer” and “may” insert “and any landholder not owning land more than two family holdings determined under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, for the local area concerned”.

* شری انا جی راؤ گوانے :- کلنز ۴۴ کا تعاقب ایسی زمینات سے ہے جو ٹرانسفر ہو چکی ہیں ۔ اس کلنز کے تحت کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان حالات کی جانچ کرے جن میں کہ زمینات ٹرانسفر ہوئی ہیں ۔ اس کلنز میں جتنے بھی ڈیٹرس ہیں انکے تعلق سے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ اپلیکیشن دیں اور اسکی تحقیقات میں یہ معلوم ہو کہ کوئی ایسی زمین پرمینٹلی منتقل ہوئی ہے لیکن جس وقت کہ منتقلی عمل میں آئی اسکی صورت پرمینٹلی منتقلی کی نہیں تھی بلکہ مارٹگج (Mortgage) کی تھی تو اسکو مارٹگج قرار دینے کے لئے سب کلنز (۱) میں یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ لیکن آگے چلکر سب کلنز (۲) میں یہ کہا گیا ہے کہ صرف اگر ریکلچرل لیبر کی صورت ہی میں ایسے اختیارات دئے گئے ہیں ۔ اب یہ ہوگا کہ اس پر قرض ہے یا نہیں ۔ عدالت کے سامنے کلنز ۴ کے تحت درخواست دی گئی ہے یا نہیں کیونکہ اگر وہ ڈیٹر نہ ہو تو پھر درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ سوال ایسا ہے کہ جو ڈیٹر قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اپنی زمین کے لئے درخواست دینا چاہتا ہے جو پرمینٹلی منتقل نہیں ہوئی تو اسکے لئے یہ چارہ کار ہے ۔ لیکن اسکے اسکوپ کو بہت زیادہ لیمیٹڈ کر کے اگر ریکلچرل لیبر کے لئے ہی یہ صورت رکھی گئی ہے تو ایسے زراعت پیشہ اشخاص جو زراعت تو کرنا چاہتے ہیں لیکن زمین ہی نہیں ہے یا انکے پاس ایک آدھ فیملی ہولڈنگ ہے یا متوسط کاشتکار ہیں جنکے پاس ۲۰-۲۵ ایکڑ ہیں تو کلنز ۲ کا فائدہ انہیں نہیں پہنچتا ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ فائدہ ان لوگوں کو بھی پہنچے جنکے پاس کم زمین ہے ۔ اسلئے میں نے ایک ۔ دیڑھ یا دو فیملی ہولڈنگ کی حد تک یہ امینڈمنٹ دیا ہے ۔ ایسے کئی اشکال ہیں کہ جنکے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک زمین ہے اور باقی زمین پرمینٹلی ٹرانسفر ہو چکی ہے لیکن جن حالات میں ٹرانسفر عمل میں آیا وہ دراصل مارٹگج کی صورت تھی ۔ اس سے خاص طور پر وہ کاشتکار جنکے پاس زمین کم ہے ۔ جو زراعت کا پیشہ کرتے ہیں انکے لئے بہت سختی اور ناانصافی ہوتی ہے ۔ اگر دو فیملی ہولڈنگ رکھنے والوں کو نہیں تو کم از کم چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچایا جائے کیونکہ ایسے ہی کاشتکار عام طور پر ہاؤس سامنے آتے ہیں اور جس طرح اگر ریکلچرل لیبر کو فائدہ پہنچانا ضروری ہے ویسا ہی ان چھوٹے کاشتکاروں کو بھی فائدہ دلانے کی ضرورت ہے ۔ اسلئے میں نے یہ

ترمیم پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پرنسپل کا کوئی اختلاف بھی نہیں ہے
اسلئے آئریبل منسٹر اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[*Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair*]

Shri V. D. Deshpande : I believe there is no quorum.

(The Bell was rung again and some more hon. Members entered the House).

Shri V. D. Deshpande : I want to speak on this Clause. This clause 24 is another example of the half heartedness and incompleteness of this particular Act. Here after great pressure and persuasion probably the Government has accepted to give a chance to the agricultural labourer. While suggesting an amendment to the definition of the word 'debtor', we had pointed out that such of the agriculturists who have been owners once but who by chance have not been able to become either protected tenants or have not been able to snatch a piece of land from somewhere and work on it previously for two years from the coming into operation of this Act will not be benefited and, therefore, we suggested then that benefit can be given by adding one more sub-section there defining the word 'debtor' as an agriculturist or a toddy-tapper or shepherd or one who has something to do with service of the community of the village. But, unfortunately, the Government did not deem it proper to accept our amendment then. If that amendment had been accepted there, it would have been possible for the agricultural labourer to get benefits not only as regards the land which was once mortgaged but also regarding the other debts of his. But that was not accepted.

Under, sub-clause (2), of clause 24 the agricultural labourer can get certainly some benefit as regards his property which was once sold but which was in fact mortgaged and he can apply within one year and get benefit of this particular enactment. But regarding the other debts of his, he will not be in a position to get that benefit. Leave it apart, even small petty landholders who have lost their land probably by a change have not taken up to the profession of agriculture—say for example shepherds, and owner of a small shop in a village, rickshaw-pullers, or say someone doing some

other similar work in the village which is not in the nature of agricultural labour then in that case they will not be able to have the benefit of this particular sub-section. I do not think that it is the purpose of this particular bill to deprive them of the benefit of this sub-section. Therefore, it will be in the interests of equity, that these small land holders also are given a chance to avail of this particular sub-section. Therefore, we are suggesting, as one hon. Member has suggested, that not only the agricultural labourers should be allowed to get the benefit of this particular sub-section but also those who own land less than say about 2 family holdings should be allowed the benefit of this sub-section. I do not think there is any harm if we accept this particular amendment. In fact, we had a mind while giving amendments to Clause 2 regarding the definition of 'debtor' as to why we should not include this category of persons also there and why should not do away with the condition that he should actually cultivate the land. But then we have felt that this will give the benefit to hundreds of absentee landlords who might have lost their lands but whose lands might be more than three family holdings or $4\frac{1}{2}$ times the family holding or even bigger than that. It was not our purpose to give the benefit to such class of people. Therefore later in section 11 we have suggested that landholders who have less than 3 family holdings alone should get the benefit of this particular enactment. But now, here at least if we allow, I do agree that they are absentee landlords even up to 2 family holdings but they have not become absentee landlords out of their choice; but because they have lost their land whether it be one basic holding or two basic holdings, they have taken to other vocations—why should such category be deprived of the benefits of this sub-section? This is the straight question, I put to the Treasury Benches. I, therefore, request that in the interests of justice and agriculture, they should get benefit of this particular section. Moreover, I will plead with them that by including them here we are not widening the scope of this Act so much as probably we would have if our amendment at the definition stage had been accepted. The acceptance of the amendment would have covered the other debts of small petty landholders. But now, here it is not like that. Therefore, I plead that the amendment moved by the hon. Member should be accepted. There is of course no other amendment, which more or less aims at the same thing.

Another thing which I wish to point out is this: Here the agricultural labourer is defined as a person who has to mainly work on the land for his livelihood. In this particular section should the profession of agricultural labour begin before or after the commencement of this particular Act. For example, I am a shepherd in a village. I come to know through my Kishan Saba that if I have to get the benefit of this particular enactment I should become an agricultural labourer. A clever pleader, and many of you are so, can easily plead in a court of law that as you are not an agricultural labourer when this Act came into force, you are not entitled to the benefits. You have now taken to this because you want to get the benefit and because also you want to defraud your creditor. Why should we then allow you the benefit of this enactment? Thus it can easily be pleaded in a court and clever pleaders do it. I do not want that any chance of that type should be left. Also because of the other argument which I have advanced earlier, Mr. Speaker, Sir, I plead that if the amendment which has been given by my hon. friend is accepted, without giving any benefit of it to the absentee landholders or big landholders, it does serve the purpose. I therefore request the Member-in-charge of the Bill that this particular amendment be accepted and benefit thereof be given to those people who once took up agriculture but because of some misfortune they were deprived of the land and could not now work on land. By accepting this amendment, justice will be done to them also.

شری بھگونت راؤ گاڑھ :- اسپیکر سر - کلاز (۲۴) کے بارے میں جو انڈمنٹ پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر آف دی انڈمنٹ نے ایگریکلچرل لیبر (Agriculture labour) کی تعریف کی نسبت شبہ ہونے کی وجہ سے اسکو پیش کیا ہے۔ اور دفعہ ۲۴ کے سب کلاز (۱) میں غلط فہمی ہونے کی وجہ سے وہ اس پر اصرار کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے اسی نقطہ نظر سے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ زمین سے تعلق رکھنے والے کا پروٹیکشن ہو۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کو اوپر کے پراویژنس سے برابر ریلیف مل رہا ہے۔ ایک استثنائی اور ایسی مثال بھی اگر لے لی کہ کسی شخص کے پاس سے اراضی چلی گئی ہے تو وہ اس قانون کی تعریف کے لحاظ سے ڈیٹر کی تعریف میں داخل نہیں ہو سکتا تو اس کے لئے کیا چیز ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اس پر لیبر کی تعریف بھی صادق نہیں آتی تو اس کے لئے کیا ریلیف دے سکتے ہیں۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں نے بیان کیا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی مستحق طبقات ہیں ان سب کو ریلیف دینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ لیکن کوئی کسی طرح سے بھی اراضی سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے ریلیف ملتا ہے۔

مٹانے کے طور پر اگریکلچرل لیبر کی جو تعریف کی گئی ہے اس پر ایپی آرٹریل لیڈر آف دی ایوزیشن نے جو شبہ ظاہر کیا وہ صحیح نہیں ہے۔ اس تعریف کو آپ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں وکینوں کو کسی طرح پر شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ وہاں ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ کوئی بھی شخص جو خواہ لیبر ہو یا سرونٹ ہو درخواست دے سکتا ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ کچھ اور کرتا ہے اور یہ پیشہ اختیار کیا ہے اس قانون میں اس کو سہولتوں سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چیز میں صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ خود ڈفیشن میں یہ چیز موجود ہے۔ اس میں کوئی میعاد یا مدت کی صراحت نہیں ہے۔ اور ہمارے ہاں جو اگریکلچرل اکائی ہے خاص طور پر چھوٹے چھوٹے زمیندار رکھنے والے لوگ محض کاشت ہی کر کے اپنی زندگی نہیں گزارتے بلکہ ان کا دوسرا سائڈ بزنس بھی ہوتا ہے۔ یہ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے۔ آپ گاؤں کے لوہار کو لیجئے بڑھئی کو لیجئے وہ ۱۲ مہینے صرف یہی پیشہ نہیں کرتے۔ وہ اراضیات پر مزدوری بھی کرتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح اگریکلچرل آپریشن میں حصہ لیتے ہیں۔ محض اس وجہ سے انہیں اس قانون کے احاطہ سے ہٹانا اور سہولتوں سے محروم کرنے کے لئے یہ آرگيومنٹ سامنے نہیں لایا جاسکتا۔ یہ لوگ چاہے کوئی دھندہ کرنے والے ہوں اس قانون کی تعریف کے لحاظ سے ان کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے اور بہت اصرار سے کہا گیا ہے کہ بہت پیچھا کرنے کے بعد یہ سکشن رکھا گیا ہے۔ لیڈر آف دی ایوزیشن کو معلوم ہے کہ اورجینل بل (Original Bill) جو پیش ہوا اس میں یہ سکشن موجود تھا اور نیک نیٹی کے ساتھ یہ چیز اس میں رکھی گئی تھی۔ البتہ سلکٹ کمیٹی نے تین مہینے کی بجائے ایک سال کا اضافہ کیا ہے اور اس کو ٹریڈری بنچس کی جانب سے مان لیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی چیز مشتبہ نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ ولیج کمیونٹی (Village Community) کا نقصان ہو رہا ہے۔ جن کا قرضہ پندرہ ہزار ہے یا جن کی آمدنی پانچ سو روپیہ ہے یا حصہ انکم ان کو دوسرے ذرائع سے ہے تو ایسے تمام لوگوں کو اس قانون کے پراویژنس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد موور کو اطمینان ہو جائیگا کہ اس سے ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ ایک آرگيومنٹ یہ کیا جاسکتا ہے کہ ایک شخص کی نیت اپنی اراضی کو منتقل کرنے کی نہ تھی لیکن وہ منتقل ہو گئی جس کو اب وہ واپس لینا چاہتا ہے۔ اگر وہ دیہات میں رہتا تھا تو دیہات میں وہ کیا کرتا تھا۔ دیہات میں رہتا تھا تو بارہ مہینے تو دیہات میں رہتا تھا تو دیہات میں وہ کیا کرتا تھا۔ دیہات میں رہتا تھا تو وہ زراعت سے تعلق نہیں تھا تو وہ زراعت سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کی بنا پر اس ترمیم کی منظوری پر اصرار کیا جائے۔ آپ جن طبقات کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں ان ہی کے فائدہ کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ میں موور آف دی ایوزیشن سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنی اسٹیمنٹ کو واپس لیں، اور اصل کلارز کو پاس کریں۔

Mr. Chairman: The question is :

(a) " That in 1 line of sub-clause (2) of clause 24 between "labourer" and "may" insert "any agriculturist shepherd, toddy-tapper or persons doing service useful to the village community"

(b) In line 2. "for one year" substitute "three years"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is.

"That in line 1 of sub-clause (2), between "labourer" and "may " insert "and any landholder not owning land more than two family holdings determined under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 for the local area concerned"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

" That clause 24 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 24 was added to the Bill.

Clause 25

Shri J. Anand Rao : Sir, I beg to move :

" That after para (ii) add the following paras :

(iii) any transferee, holding land not exceeding a basic holding as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950."

(iv) any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950."

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے۔ آنند راؤ :- مسٹر اسپیکر سر۔ اس امینڈمنٹ کی نسبت کچھ کہنے سے پہلے میں سکشن ۲۴ کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جسکی رو سے ڈیٹر کے لئے بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص درخواست پیش کرے کہ

مابین، فریقین معاہدہ ہوا ہے اور میری اراضی رهن رکھی گئی ہے اس طرح کی درخواست عدالت کے سامنے پیش ہوتو عدالت حالات کے پیش نظر غور کریگی اور عدالت کے اختیار تیزی میں اگر یہ بات پائی جائے کہ یہ بیع کی شکل نہیں ہے بلکہ رهن ہے تو عدالت اپنے پورس استعمال کریگی اور اس کیس کی جانچ کریگی۔

سکشن ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ سکشن (۲۴) اپلائی نہیں ہوگا۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ عدالت مجاز اراضی کا قطعی تصنیف کریگی اور سکشن ۲۴ اپلائی نہیں ہوگا۔ میں نے اس کے ساتھ دو پیرا گرافس ایڈکٹے ہیں تاکہ سکشن ۲۴ میں جو سہولتیں دی گئی ہیں وہ بیجا طور پر استعمال نہ کی جاسکیں۔ میرے اسٹنٹ سے مقدمہ بازی کی روک تھام ہوگی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں نے رهن رکھا تھا اس لئے سکشن ۲۴ کے تحت واپس لینے کا حق رکھتا ہوں۔ ایسی صورت میں چھوٹے کریڈیٹر جو ہیں ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ کی اراضی ہے ان کو یہی اس سکشن کے تحت استفادہ کرنے کا موقع نہیں ہونا چاہئے۔ قانون کے تحت جو سہولتیں رکھی گئی ہیں ان کے پیش نظر میں یہ پیرا گراف ایڈکٹ کر رہا ہوں۔ گاؤں میں چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہوتے ہیں ان کے پاس ایک بیسک ہولڈنگ یا ایک ایکڑ دو ایکڑ اراضی ہوتی ہے ان کو بے دخل کرنے کے لئے یہ حق استعمال کیا جائے تو گاؤں میں چھوٹے کاشتکاروں میں پھوٹ پڑنے کا امکان ہے۔ اس لئے پیرا گراف ۴ میں میں نے یہ رکھا ہے کہ ایسے اشخاص کو استفادہ کا موقع نہیں ملنا چاہئے جن کی اراضی تین فیملی ہولڈنگ ہے۔ ایسے لوگوں کو مزید اراضی کے حاصل کرنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ اس طرح کے قیود عائد کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر اس طرح کے قیود عائد نہ کئے جائیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم چھوٹے کاشتکاروں کو محفوظ نہیں کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باہمی کشیدگی پیدا ہوگی۔ ہمیں ایسے اصول طے کرنے چاہئیں جن سے کسی کو خاص طور پر نقصان نہ پہنچے سکشن ۲۴ میں پہلا اور دوسرا پیرا گراف لاگو نہیں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر اس کو قبول فرمائیں گے۔

شری اے۔ گرو ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر۔ اس اسٹنٹ کی تائید کرتے ہوئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ دو پیرا گرافس نہ بڑھائے جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں جھگڑے فساد ہوں گے۔ ہمارا مقصد بڑے ساہوکاروں یا منی لینڈرز کے مقابلے میں چھوٹے کاشتکاروں کو سہولت بہم پہنچانا ہے۔ ایک بیسک ہولڈنگ والا کسی دوسرے بیسک ہولڈنگ والے سے زمین خریدے تو اس سکشن (Section) کے نتیجہ کے طور پر کسانوں میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ جو لوگ زمین رکھتے ہیں ان کے بھی زمینات ٹرانسفر (Transfer) کئے گئے ہیں تو ایسے لوگ بھی اس سکشن کے لحاظ سے زمینات واپس لے سکتے ہیں۔ ہمارا مقصد چھوٹے کاشتکاروں کو زمین واپس دلانا ہے نہ کہ بڑے زمینداروں کو۔ اس لئے میں ممبر آف دی بل سے کہوں گا کہ وہ اس اسٹنٹ کو قبول کر لیں تو مناسب ہوگا۔

* شری سری پت راؤ نواسیکر:- مسٹر اسپیکر سر۔ کلان ۲۰ کے لئے دو امڈمنٹس جو پیش ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ کلان ۲۰ اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ کلان ۲۴ کے تحت جتنے مقدمات رہن دفعہ ۴ کے تعلق سے پیش ہوں گے جس میں بیع نامہ ہو چکا ہو لیکن مدیون یہ کہتا ہو کہ در اصل وہ معاملات رہن ہیں تو سب کلان ۲ میں لیبر کے لئے موقع رکھا گیا ہے اور اس سے استثناء کے لئے دفعہ ۲۰ قائم کیا گیا ہے۔ دفعہ ۲۰ میں صورت یہ ہے کہ گو دفعہ ۴ کے تحت یہ درخواست پیش ہو ان پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ صورت یہ ہے کہ جتنے بیع نامہ ہیں وہ رہن میں ضم ہو گئے ہوں تو پوری ڈگری کے بیچنے جا کر معاملات کو تازہ کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے سب کلان ۲۰ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے معاملات کو تازہ نہیں کرنا چاہئے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اس امڈمنٹ کے اثرات کیا ہوں گے۔ امڈمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ کلان ۲۰ کے تحت سب کلان ۳۔ ۴ قائم کر کے اور دو صورتیں داخل کی جائیں۔ میں عرض کروں گا کہ اگر یہ صورتیں اس میں شامل ہوں گی تو در اصل کاشتکاروں کو نقصان ہوگا۔ مدیون کو فائدہ پہنچانے کے لئے قانون بنا رہے ہیں لیکن در اصل اس کو فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ اس میں لکھا ہے کہ

Any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950.

حیدرآباد ٹیننسی اینڈ اگریکلچرل لینڈس ایکٹ سنہ ۱۹۵۰ ع کے تحت جو رقبہ رکھا گیا ہے اس سے زیادہ رقبہ ہو تو اس کے تحت کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کلان ۲۴ سے یہ چیز متعلق نہیں کی جاسکتی یہ بیان کیا گیا ہے۔ جن کا کوئی ٹرانسفر ایسا ہے جسکی تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے تو مدیون دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش کرنے کے باوجود چونکہ اس کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے اس لئے وہ عذر نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے اس ترمیم سے اختلاف کرتا ہوں۔

Any transferee holding land not exceeding a basic holding.

ایسے شخص کے متعلق بھی دفعہ ۲۴ کے احکام متعلق نہیں کرنا چاہئے کہ جہاں منتقل الیہ ایک بیسک ہولڈنگ سے کم زمین رکھتا ہے۔ دفعہ (۲۴) سب کلان ۲ کے تحت شرط یہ ہے کہ واپسی زمین کا تعلق ساھوکار سے ہو۔ دفعہ ۴ کے تحت مدیون ساھوکار کے خلاف درخواست پیش کرے۔

یہاں ایسی کوئی شکل نہیں ہے۔ ایسا کوئی شخص جو ساھوکار بھی ہے اور ایک فیملی ہولڈنگ سے کم زمین رکھتا ہے اس کی زمین واپس لینے کی صورت اس میں تقریباً آہی نہیں سکتی۔ اور اس سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ نہ دفعہ (۲۵) میں ایسی

کوئی چیز داخل ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے کاشتکاروں کا فائدہ ہو۔ اس کے برعکس ان دونوں ترمیمات سے کاشتکاروں کا نقصان ہوتا ہے اس لئے میں ان ترمیمات کی مخالفت کرتا ہوں اور ممبرس سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو واپس لے لیں۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ عذر یہ اٹھایا جا رہا ہے کہ دفعہ (۲۵) کے اسکوپ میں یہ امینڈمنٹس نہیں آسکتیں۔ دفعہ (۲۴) میں بعض استثنائی صورتیں ثانی گئی ہیں ہم ان استثنائی صورتوں میں کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک سرسری اعتراض ہماری امینڈمنٹ پر یہ کیا جا رہا ہے کہ دفعہ (۲۵) کا اسکوپ کچھ اور ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ دفعہ (۲۵) میں جو استثنائی صورتیں سپہای گئی ہیں ان میں دو اور استثنائی صورتوں کا اضافہ کرنا چاہئے۔ اس لئے ہماری امینڈمنٹس دفعہ (۲۵) کے اسکوپ میں آسکتی ہیں۔ امینڈمنٹ پیش کرنے کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ اگر آپ پورے قانون کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں کریڈیٹر کی کہیں بھی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ کوئی بھی شخص کریڈیٹر ہو سکتا ہے۔ دفعہ (۴) کے تحت کارروائیاں ہوتی ہیں درخواستیں پیش ہوتی ہیں ان کی تحقیقات ہوتی ہیں اور کسی بیع نامے کو رهن نامے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یا بیع نامے کو رهن ڈکلیئر کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ڈیٹر جس کی اراضی بہ ظاہر بیع نامہ کی شکل میں ہو لیکن وہ اس کو رهن نامہ قرار دینا چاہتا ہے۔ (۲۴) کا جو منشا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے دفعہ (۲۴) کے تحت بھی درخواست پیش ہو سکتی ہے۔ یہ بحث تو کی جاسکتی ہے کہ اس دفعہ کو محض ماہوکاروں سے اپلائی کیا جائیگا لیکن عملی طور پر قانون میں یہ ڈیفیکٹ (Defect) موجود ہے کہ اس میں کہیں بھی کریڈیٹر کی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ اگر کی جاتی تو دیہاتی زندگی میں ڈسریپشن (Disruption) کا موقع کم ہو سکتا تھا۔ عملی طور پر یہ ہوگا کہ وہ چھوٹا سا کاشتکار جس کے پاس صرف ایک یسک ہولڈنگ اراضی ہے وہ بھی کریڈیٹر ہو سکیگا کیوں کہ آپ کے قانون میں تو اسکی کوئی لمٹ نہیں ہے۔ یا ایسا شخص بھی ہو سکیگا جس کے پاس ایک یسک ہولڈنگ بھی نہ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں مقدمہ بازی ہوگی اور دونوں ننگے لڑتے رہیں گے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس دفعہ کی لائن آف ایٹیک (Line of attack) کس طرف ہونی چاہئے ان لوگوں کی طرف ہونی چاہئے جو اراضیات رهن کے طور پر حاصل کئے ہیں اور جنہوں نے ناگ کی صورت میں سو سو روپیہ سود لگا کر اراضیات حاصل کر لئے ہیں۔ لیکن اسکی بجائے ہم اس لائن آف ایٹیک کو دوسری طرف ڈائورٹ (Divert) کر رہے ہیں۔ تجربہ میں یہ چیز آتی ہے کہ با اثر اشخاص کے خلاف عموماً درخواست پیش نہیں کی جاتی ہے۔ جو شخص اپنے سے کم رتبہ کا ہو یا برابر کے رتبہ کا ہو ان کے ساتھ ہی مقدمہ بازی کی جاتی ہے۔ اس کے پیش نظر ہی ہم نے یہ استثنائی صورت رکھی ہے کہ ایسا شخص جس کے پاس ایک یسک ہولڈنگ اراضی ہو اس کے خلاف درخواست پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کا منشا یہ ہے کہ دونوں چھوٹے چھوٹے کاشتکار آپس میں مقدمہ بازی

نہ کریں۔ سابق منسٹر صاحب نے اس بن کو پائٹ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ بمبئی میں اس ایکٹ پر بہت ہی کم عمن ہوا ہے۔ اور ایسے مواقع کم ہوئے کہ اراضیات واپس لی گئیں اور کسی بیع نامہ کو رهن نامہ کے طور پر ڈیکلیر کیا گیا۔ اس لئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ (۲۴) کو محض دکنائیس کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس دکنائیس کے دفعہ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو ایک قسم کی آس ہوگی کہ میری اراضی جو واپس چلی گئی شاید وہ واپس آئے گی۔ ایسے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں مقدمہ بازی نہ ہو اور وہ لوگ اس میں نہ پھنسیں اس لئے ہم نے امینٹمنٹ کے ذریعہ سب کلاز (۴) کے طور پر یہ بڑھانا چاہا کہ ایک یسک ہولڈنگ رکھنے والے ٹرانسفری سے دفعہ (۲۴) متعلق نہ ہو۔ اس کے تحت تو وہ شخص بھی آسکتا ہے جس کے پاس ساڑھے آٹھ گنا فیملی ہولڈنگ ہوگی۔ وہ بھی اس کے تحت آسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میری اراضی قرضہ کے تحت بیع ہوگئی ہے واپس دلائی جائے۔ ٹینسی ایکٹ کے چپاٹر (۵) کے تحت گو تحدید عائد کی گئی ہے کہ کوئی شخص تین فیملی ہولڈنگ سے زائد اراضی خرید نہیں سکتا۔ چونکہ یہ قانون مختص الامر ہے اس لئے وہ کہہ سکتا ہے کہ میری اراضی رهن کی گئی ہے اس لئے مجھے واپس دلائی جائے۔ اسی طرح ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگ رکھنے والا شخص بھی دفعہ (۲۴) کے تحت فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اراضی حاصل کر سکتا ہے۔ اس وجہ سے ہم یہاں یہ تحدید عاید کر رہے ہیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کی اراضی رکھنے والا بیع شدہ اراضی کو رهن نامہ میں تبدیل کرنے کی درخواست پیش نہیں کر سکتا۔ اس امینٹمنٹ کا یہ مقصد بھی ہے کہ چھوٹے چھوٹے ننگے کاشتکاروں میں لڑائی بھی نہ ہو۔ ہم اس لڑائی کا دروازہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اس کی وجہ سے دیہات میں ڈسپریشن (Disruption) پیدا ہو جائے گا۔ یہ قانون کچھ نہیں ایک ڈھکوسلا ہے۔ اس کی وجہ سے خواہ مخواہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں جو ایک یسک ہولڈنگ اراضی رکھتے ہیں لڑائی ہوگی۔ اس کو روکنے کے لئے ہی ہم نے یہ امینٹمنٹ پیش کی ہے۔

شری سری ہری :- میں پیش شدہ ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں بحث کی جارہی ہے اور یہ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ ترمیم قبول نہیں کی گئی تو بہت ممکن ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں میں خواہ مخواہ نزاع پیدا ہوگی یا خواہ مخواہ پڑے زمینداروں کو اس سے کافی فائدہ پہونچے گا۔ یہ شبہات حقیقت پر مبنی نہیں ہیں۔ اس قانون کی اسپرٹ اور مقصد یہ ہے کہ زرعی مدیونان کو مدد پہونچائی جائے۔ اس لئے ہر وہ شخص اس قانون سے فائدہ حاصل کر سکیگا جو واقعی طور پر زرعی مدیون ہو۔ یہ شبہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ساڑھے آٹھ گنا فیملی ہولڈنگ رکھنے والا بھی اس میں آجائیگا۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیوں وہ اس تعریف میں نہیں آسکتا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں میں جھگڑا پیدا ہوگا۔ میں یہ کہوں گا کہ کوئی شخص جو مظلوم ہے اور جس کی اراضی کسی چھوٹے کاشتکار کے پاس ہی کیوں نہ چلی گئی ہو وہ اس قانون سے

فائدہ یہ کہ اپنی اراضی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے فائدہ ضرور منٹا چاہیے۔ اس قانون کی اسپرٹ اور مقصد سمجھنے میں تسامح ہو رہا ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو ترمیمات دفعہ (۲۵) میں پیش ہوئی ہیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان کی مخالفت کرتا ہوں اور آپس کرتا ہوں کہ انہیں ممبرس اپنی ترمیمات واپس لے لیں۔

* شری اے۔ راج ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر۔ یہاں غلط فہمیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ خود تو سمجھتے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ غلط فہمی ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman : No remarks please.

شری اے۔ راج ریڈی :- میں کوئی ریمارک نہیں کر رہا ہوں۔ یہ تو کہا جا رہا ہے کہ غلط فہمی ہو رہی ہے لیکن یہ نہیں کہا جا رہا ہے کہ کس طرح غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جو شخص تین فیملی ہولڈنگ یا اس سے زیادہ زمین رکھتا ہے وہ مدیون نہیں ہو سکتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قانون میں وہ کونسی تحدید ہے جسکی بنا پر زیادہ زمین رکھنے والا مدیون نہیں بن سکتا۔ ایسے دیشمکھ اور دیشپانڈے بھی ہیں جو کافی مقروض ہیں اس لئے یہ کہنا کہ وہ اس میں نہیں آ سکیں گے صحیح نہیں ہے۔ ایسا شخص بھی مدیون

شری سری ہری :- ڈیٹر کی تعریف میں موجود ہے۔

شری اے۔ راج ریڈی :- آپ اس کو پھر ایک دفعہ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ڈیٹر کی تعریف میں یہ چیز نہیں ہے۔ اس قسم کی کوئی تحدید نہیں ہے۔ خیر۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفعہ (۲۴) کی تدوین اس طرح ہوئی ہے کہ بعض زراعت پیشہ لوگ جو قرضہ میں اپنی زمین کھودے ہیں۔ (بہ شرطیکہ وہ زمین جو بیع ہوئی ہو رہن نہ تصوری جاسکتی ہو) اوسکو واپس دلا سکتے ہیں۔ لیکن آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ زمین پہلے کی ہوئی ہے۔ ہر دو فریق اوسکو بیع نامہ تصور کرتے ہیں اور اس تصور کے ساتھ اوس سے استفادہ کرتے ہیں لیکن اس دفعہ کو رکھنے کا منشا یہ نکلے گا کہ اوس سٹیل (Settled) چیز کو پھر سے اٹھایا جائے۔ قانون میں استثنائی صورتیں جو رکھتے ہیں اوس کے متعلق ٹھوس دلائل اور معقول وجوہات ہونی چاہئیں۔ جب آپ گڑے مردے اکھاڑنے کی اجازت دیتے ہیں تو شاذ و نادر صورتوں میں ہی اوسکی اجازت ملتی چاہیے۔ دفعہ (۲۵) میں

“bona fide transferee without notice”

جو بتلایا گیا ہے وہ معقول ہے۔ مرہٹواڑہ کی حد تک ممکن ہے کہ بڑے زمیندار ایسی زمینات لیتے ہوں لیکن تلنگانہ کی حد تک میرا تجربہ یہ ہے کہ وہاں زمینداروں کے علاوہ دیگر رعایا بھی لین دین کرتی ہے۔ ایک شخص جو تھوڑا بہت پیسہ کما لیتا ہے وہ دوسرے اشخاص کو قرضہ دیتا ہے۔ اس قسم کی تمثیل میں پیش کر سکتا ہوں کہ ایک کلال جس کے پاس تھوڑی سی زمین ہے لیکن کچھ پیسہ بھی جس نے کما لیا ہے وہ دوسروں کو پیسہ قرض دیتا ہے۔

ایسی مثالیں ہیں کہ خود رعایا میں آپس میں لیوا دیوی موجود ہے۔ اب آپ اسے بھرے اٹھانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں تنگنے میں وطن دار لوگ لیوا دیوی کر کے زمینات لئے ہیں یا خود رعایا ہی آپس میں ایک دوسرے کی زمینات لئے ہیں۔ ہمارے پاس کے ساہوکار حقیقت میں زراعت کرنا نہیں چاہتے۔ اب حال حال میں نیا قانون آنے کی وجہ سے وہ زراعت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں ورنہ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اصل نہ بھی دیا جائے تو کچھ ہرج نہیں بس سود ہی مٹا رہے۔ یہ میرا تجربہ ہے اور یہی ہر جگہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب یہ طے شدہ مسئلہ ہے تو اس کو نہیں اٹھانا چاہیئے۔ البتہ جو نئے اسٹنڈنس آئے ہیں ان میں ترمیم کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ہے کہ یسک ہولڈنگ رکھنے والے اشخاص میں بھی بڑے ساہوکار ہوں۔ انکی تھوڑی زمین بھی ہو اور وہ لیوا دیوی کا معاملہ بھی کرتے ہوں اس لئے میں ترمیم میں اس طرح ترمیم کرنا چاہتا ہوں۔

“any transferee holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding”

اس طرح رکھا جائے تو ساہوکار بھی اس میں نہیں آتے۔ صرف ایسے ہی اشخاص آتے ہیں جن کے پاس یسک ہولڈنگ ہے۔ اب کوئی شخص آکر یہ کہے کہ آپ کے پاس میری زمین آئی ہوئی ہے اس کو دیجیئے تو یہ نہیں ہو سکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو استثناء ہی رکھیں تو مناسب ہوگا۔

چوتھی چیز یہ کہ تین فیملی ہولڈنگ کے لئے بھی سوال آ رہا ہے لیکن آپ ایسے ہی اشخاص کو زمین دلانا چاہتے ہیں جن کے پاس کم زمین ہے اس لئے جیسا کہ میں نے کہا شدید شکل ہی میں اس استثنائی شکل کو روا رکھنا چاہیئے اس لئے جو معاملے ختم ہو چکے ہیں ان کو اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ ایسی صورت میں ایسے لوگ جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے ان کے پاس ایک شخص آئیگا اور وہ یہ کہے گا کہ میں اپنی زمین ان کے پاس بیع کیا ہوں دراصل وہ رہن تھی اس کو دلایا جائے۔ نمٹیل کے طور پر بعض پائالی لوگ جو شولا پور اور بمبئی کی طرف کے ہیں وہ یہاں سٹل ہو کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیع نامے کئے اور لیوا دیوی ہوئی۔ اب اسکی اجازت دینے کے بعد یہ ہوگا کہ وہ آدمی جس کے پاس چار پانچ ایکڑ زمین ہے اسکو اپنی زمین چھوڑ کر شولا پور چلا جانا پڑیگا۔ وہ لوگ جو سٹلڈ ہیں اور وہ تھوڑے سے ہیں اور چھوٹے سے لوگ ہیں ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لحاظ سے جو چیزیں کہی گئی ہیں اس کے باوجود اس طرف سے ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ وہ چیزیں اس میں نہیں آتیں اور یہ ترمیمات پیش کی جا رہی ہیں لیکن جہاں تک میں نے اسکو دیکھا ہے اس میں یہ چیزیں آتی ہیں اور ان مستثنیات کو رکھنا مناسب ہے۔ ورنہ اس دفعہ کے تحت کتنے لوگوں کو زمینات مل سکیں گی اس کا اندازہ تو ہمیں نہیں ہے لیکن ہوس کی وجہ سے کئی درخواستیں پیش ہوں گی

خواہ اس کے کچھ نتیجہ نکلسے یا نہ نکلسے - اس سے وہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے -
ایسے مردوں کو اکٹھا کرنا کہاں کا انصاف ہے - کیا یہی اس قانون کا مقصد ہے ، میں یہ
سوں کروا چھتا ہوں - اس لئے میں نے اپنی ترمیم میں اینڈ لیونگ مینی اپان (And
living mainly upon) کے الفاظ ہونڈنگ اور لینڈ کے درمیان
لگائے ہیں -

مسٹر چیرمن :- آپ اپنا امینڈمنٹ رائٹنگ میں دیجئے -

Shri A. Raj Reddy :—“ any transferee holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding”

”اینڈ لیونگ مینی اپان“ میں یہ الفاظ اضافہ کر رہا ہوں -

شری بھگونت راؤ گڑھے :- مسٹر اسپیکر سر - جو امینڈمنٹ پیش کیا گیا ہے اس بارے
میں میں یہ عرض کروں گا کہ دفعہ ۲۴ میں جو شکلیں بیان کی گئی ہیں - اور جو جو
سہولتیں دی گئی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ بیع نامے کو رہن نامہ ثابت کرنے کا موقع
دیا جائے یا عام طور پر جو نمائشی بیع نامے ہوتے ہیں ان کو رہن نامے قرار دینے کا
موقع قانون شہادت کے قیود کو ریلکس (Relax) کر کے شہادت پیش
کرنے کا موقع دیا جائے - جب دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش ہوتی ہے اور یہ مسئلہ
زیر بحث آتا ہے یا اگر ریکلچرل لیبرری جانب سے مسئلہ اٹھایا جاتا ہے تو اس کے لئے
یہ چند شکلیں دی گئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دفعہ ۲۵ کے لحاظ سے کچھ قیود
رکھے گئے ہیں - دفعہ ۲۵ میں جن چیزوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور جیسا کہ
بیان کیا جا رہا ہے کہ غیر معمولی جھگڑے نہوں اور ڈسٹریکٹس نہوں نزاعات اور نیگیشن
کو نہ بڑھایا جائے بالکل اسی ارادہ سے یہ پر اوڑن رکھا گیا ہے - اس کو ملاحظہ فرمانے
سے یہ چیز ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا ایک مرتبہ بحث ہو کر
تصفیہ ہو چکا ہے - بیع یا رہن کا تصفیہ ہو چکا ہے خواہ وہ عدالت میں ہوا ہو یا اس وقت
کے خاص قانون کے تحت ہوا ہو ان کو پھر دوبارہ اٹھانا کسی طرح صحیح نہ ہوگا اس لئے
اس کو پہلی شکل میں رکھا گیا ہے -

اس کے ساتھ ساتھ دوسری شکل یہ ہے کہ سابقہ قانون کے نفاذ کے عین بعدیا
عین قبل کوئی بیع نامہ ہوا مثال کے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ خریدنے والا کوئی
ساھوکار نہیں ہے یا سودی لین دین کرنے والا نہیں ہے بلکہ نیک نیتی سے یہ معاملہ
ہوا ہے اور قریب کی نیت اصل میں بیع کرنے کی تھی تو ان معاملات کو بھی اس کی زد
میں لانا مناسب نہیں ہے - ہمیں اس قانون کے ذریعہ ایسے معاملات کا تصفیہ کرنا ہے
جو نمائشی ہیں اور ایسے معاملات جن میں اصل نیت بیع کی ہے ان کو اٹھانا نہیں ہے -

اگر ایک فریق بیع ثابت کرے اور دوسرا فریق عدالت میں ہر بیع کو رہن ثابت کرے تو نزاعات ہونگے اور ہم یہ نہیں چاہتے۔ اسی طرح جو شبہات بیان کئے جا رہے ہیں یا جس طرح سے ترمیمات آرہی ہیں انکو اس دفعہ میں شامل کرنے سے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی خاص فرق پڑنے والا نہیں ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ جو رہن نامے ہیں انکے ہولڈرس پر کچھ قیود عائد کرتے ہوئے جیسا کہ ٹیننسی ایکٹ کے پراویژنس ہیں کہ کس کے پاس کتنی جائداد ہے اس پر غور کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ویسا امتیاز ہم یہاں نہیں کر سکتے۔ اگر ہم اسکا تصفیہ یہاں اس قانون کے تحت کرتے ہیں تو ٹیننسی ایکٹ پر اسکا کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہم کسی کو تین فیملی ہولڈنگس سے زائد رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتے اسلئے یہ اصرار نہیں کیا جاسکتا۔

شری اے۔ راج ریڈی :- تین کے اوپر رکھ سکتے ہیں۔

شری بھگونت راؤ گاڑھ :-۔۔۔ فیملی ہولڈنگس کی مثال لیجئے۔۔۔ فیملی ہولڈنگس ہوں تو واپس لے سکتے ہیں۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ وہ پراویژنس اپنی جگہ پر قائم ہیں اسلئے بجائے اسکے کہ ایک قسم کا فائدہ ہو وہ سہولت بھی ختم ہو جائیگی اور کنٹراڈکٹری پراویژنس آئین کے اسلئے اس چیز کو اوائڈ کرنے کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ دفعہ ۲۰ میں جو چیزیں رکھی گئی ہیں اور جنکو دفعہ ۲۴ کی زد سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے وہ محض اسلئے ہیں کہ لٹیگیشن نہ بڑھے۔۔۔ مقدمات کی کشاکشی نہ ہو۔ یہ عین زراعت پیشہ طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے جنکو ہم فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں عرض کروں گا کہ اس کلاز کو منظور کیا جائے اور ترمیمات نامنظور کی جائیں۔

Mr. Chairman: The question is :

“That after para (ii) add the following paras:

“(iii) any transferee, holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Land Act, 1950.”

(iv) any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950”.

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

“That Clause 25 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 25 was added to the Bill.

Clauses 26, 27, 28, and 29

Mr. Chairman: The question is:

“That Clauses 26 to 29 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clauses 26 to 29 were added to the Bill.

Clause 30

Shri Uddhava Rao Patil (Osmanabad-General): I beg to move :

“(a) That in line 2, for ‘sixty’, substitute ‘forty’ and

“(b) That in line 3, after the word ‘debtor’, add ‘determined under section 29 of the said Act’”.

Mr. Chairman: Amendment moved.

شری ادھو راؤ پٹیل :- کلاز (۳۰) میں ڈیٹر کی پیشنگ کیپا سٹی کا تعین کیا گئے
ہے - کلاز ۲۹ اور ۳۰ کا آپس میں رشتہ ہے - سکشن ۲۲ کے تحت اکاؤنٹس دیکھا
کے بعد عدالت سکشن ۲۷ پر عمل کریگی - سکشن ۲۷ اس طرح ہے -

Clause 27: “After taking accounts under section 22, the Court shall in the manner hereinafter provided determine :

1. the particulars of the property belonging to the debtor,
2. the value of the said property,
3. the particulars of any incumbrances on the said property, and
4. the paying capacity of the debtor.

پیشنگ کیپاسٹی کس طرح تعین کی جائیگی سکشن ۲۹ میں اس طرح بتایا گیا ہے -

Clause 29: Subject to the provisions of sub-section (2), (3) and (4), the value of the property and other assets of a debtor for the purposes of ascertaining the paying capacity of the debtor under section 27 shall be determined by the Court in the prescribed manner.

سب سکشن ۲۲-۲۳ اور ۲۴ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کومل پروسیجر کوڈ کے تحت جو جائدادیں
ایٹاچبل (Attachable) نہیں ہیں انکو شامل نہیں کیا جائیگا - سب سکشن (۳) میں بتایا گیا
ہے کہ ایسے قرضہ جات کوڈ یڈکٹ کیا جائیگا - جو جائدادیں کلکٹروغیرہ کی اجازت کے
بغیر منتقل نہیں ہو سکتیں انکے متعلق کیا طریقہ اختیار کیا جائیگا یہ بتلایا گیا ہے - سکشن
(۲۰) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ -

Clause 30: "The paying capacity of the debtor shall, for the purposes of this Act, be deemed to be sixty per cent of the value of all the property of the debtor".

جائیدادوں کی قیمتیں ایسی ہونگی جو مارکٹ کی قیمتیں ہونگی۔ اس میں زمین وغیرہ کا تعین ہوگا۔ اور اس کی پیئنگ کیپاسٹی کا ۶۰ فیصد قرار دیا جائیگا۔ اس میں پیئنگ کیپاسٹی کا کہاں استعمال ہوگا اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ سکشن (۳۱) میں اس طرح پیئنگ کیپاسٹی دیکھی جاتی ہے۔ اس میں مزید سہولتیں مدیون کو دی گئی ہیں۔ سکشن (۳۱) اس طرح ہے۔

"Notwithstanding any law, custom, contract, award or decree of a court to the contrary the amounts found due under section 22 from debtor shall be further scaled down in the manner hereinafter provided.

"If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are unsecured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

ان سیکیورڈ ڈیٹس (Unsecured debts) طے ہو جانے کے بعد اسکو پیئنگ کیپاسٹی کے ریشو (Ratio) سے کم کیا جائیگا۔

If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are secured, debts, and the total amount of such debts in more than sixty per cent of the value of the property belonging to the debtor, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

اگر سیکیورڈ ڈیٹس ہیں تو اس کی پیئنگ کیپاسٹی بھی کم ہو جائیگی۔ جائیدادوں کی جو بازاری قیمت ہے اسکے لحاظ سے پیئنگ کیپاسٹی کا تعین ہوگا۔ فرض کیجئے کہ اراضی کی بازاری قیمت (۵۰۰) روپیے فی ایکڑ ہو سکتی ہے۔ زمین قدرتی طور پر اچھی ہے۔ لیکن کھاد نہ ہونے سے اور اچھی طرح محنت نہ کی جانے کی وجہ سے اس پر اسی تناسب سے انکم حاصل نہیں ہو سکتی۔ ۳ روپے فی ایکڑ کی زمین جس پر کوئی کاشتکار اچھی طرح کلوٹ نہ کر سکتا ہو اسکی نیچر اچھی ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمت ہوگی۔ آپ اسکے لحاظ سے ۶۰ فیصد رکھ رہے ہیں۔ کسی زمین کی بازاری قیمت تو زیادہ ہو سکتی ہے لیکن کاشتکار قوت نہ رکھنے کی وجہ سے اس سے اتنا پروڈکشن نہیں پاسکتا۔ عدالت تو صرف بازار کی قیمت دیکھے گی اور یہ نہیں دیکھے گی کہ اس کو اس زمین سے کتنی آمدنی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر زمین پر گھر کا آدمی ہو تو زیادہ پیداوار نہیں ہوتی۔ پھر کھاد اور بیج کی فراہمی کا سوال بھی ہے اگر وہ اچھی کھاد اور اچھے بیج فراہم

نہیں کر سکتے تو زمین سے تنہی پیدا کر بھی نہیں پاتا۔ لیکن ان سب باتوں پر غور نہیں کیا جاتا کہ صرف زمین کی مارکٹ برائیس دیکھی جاتی ہے اور اس طرح یہ نقص قانون میں رہ جاتا ہے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے میں نے ۶۰ فیصد کی بجائے ۴۰ فیصد رکھنے کی تجویز پیش کی ہے۔ امید ہے کہ میرا امینڈمنٹ قبول کیا جائیگا۔

سری بیگونت راؤ گاڑھے :- مسٹر اسپیکر سر۔ آنریبل موور آف دی امینڈمنٹ نے اس سکشن میں نزاکت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ زمین یا پراپرٹی (Property) کی حیثیت اچھی ہونے کے باوجود انکم (Income) کم یا زیادہ ہو سکے۔ لیکن ۶۰ فیصد کی بجائے ۴۰ فیصد جو رکھنے کی تجویز ہے اس سے کیا فرق پیدا ہو سکتا ہے جبکہ حالات تو وہی رہتے ہیں۔ کیونکہ ۶۰ فیصد رکھنے میں جو حالات ہیں ظاہر ہے کہ وہی حالات اور وہی دقیق ۴۰ فیصد رکھنے پر بھی رہیں گی۔ بنیادی طور پر اس سکشن میں بے انگ کیپٹالسٹی (Paying capacity) جو ویلیو (Value) کے لحاظ سے تعین کی جا رہی ہے ویلیو کے ذریعہ تعین کے خلاف انہوں نے کوئی خاص چیز بیان نہیں کی ہے فرق صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ آپ ویلیویشن (Valuation) کے ساتھ ساتھ انکم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ انکم کم ہو تو سختی ہوگی۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر مدیون کے حالات کے لحاظ سے تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اور اس کے بارے میں کوئی قاعدہ یا کنیہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اور پھر آپ نے ۴۰ فیصد رکھنے کے لئے جو سبھاؤ رکھا ہے اس کے لئے کوئی جسٹیفیکیشن بھی نظر نہیں آتا۔ ۴۰ فیصد محض اس وجہ سے رکھنا چاہتے ہیں کہ مزید ۲۰ فیصد کی سہولت ہو۔ لیکن اس سے مدت بڑھیں گی اور زیادہ دن تک اسکو ادائی میں مبتلا رہنا پڑیگا۔ اس لحاظ سے میں یہ کہوں گا کہ عام طور پر بازار کی قیمت کم ہو تو مدیون کے لئے کم رقم کا تعین ہوگا۔ اور قیمت زیادہ ہو تو زیادہ رقم آئیگی۔ اور ۶۰ فیصد جو رکھا گیا ہے اس میں فلکچوریشن کی وجہ سے کمی یا زیادتی ہوگی۔ اس لئے ۶۰ فیصد جو رکھا گیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ سلکٹ کمیٹی نے اسپرکائی غور کیا۔ اور اسکو یونانیمسلی (Unanimously) مان لیا۔ اس لئے اب اس امینڈمنٹ پر اس میں تبدیلی نہ کی جانی چاہئے۔ آئندہ اگر اسکی کوئی خاص ضرورت تجربہ کے لحاظ سے محسوس ہو تو اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی امینڈمنٹ اپنے امینڈمنٹ کو واپس لینگے۔ اور یہ سکشن جس طرح پیش ہوا ہے ویسے ہی منظور کیا جائیگا۔

Shri Uddhavarao Patil : I beg leave of the House to withdraw Part (b) of my amendment

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman : The question is:

'That in line 2, for 'ixty', substitute 'forty'.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

That Clause 30 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 30 was added to the Bill.

Clause 31.

Shri A. Raja Reddy : I beg to move:

"That in lines 3 and 4 of sub-clause (3) for 'belonging to the debtor', substitute 'on which such debts are secured.'

Mr. Chairman: Amendment moved.

* شری اے۔ راج ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۳۱) میں (۳) شکلیں رکھی گئی ہیں - دفعہ ۲۲ کے تحت حساب دیکھنے کے بعد جو قرضہ برآمد ہوتا ہے اس کو اسکیل ڈاؤن کرنے کی یہ تین شکلیں ہیں - ایک تو قرضہ کفالتی کی صورت میں دوسرے غیر کفالتی کی صورت میں اور تیسرے مخلوط طور پر کفالتی اور غیر کفالتی کی صورت میں - دوسری اور تیسری صورت میں تو الفاظ وہی معلوم ہوتے ہیں اور مطلب یکساں ہے - لیکن طریقہ مختلف ہے - دوسری صورت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ غیر کفالتی میں بے اینگ کیپاسٹی کی مناسبت سے تحت دفعہ ۲۲ برآمد شدہ قرضہ کو اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا - تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کفالتی قرضہ ہو تو بے اینگ کیپاسٹی کی بجائے پورے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - کفالتی قرضہ جات کے سلسلے میں بھی بے اینگ کیپاسٹی کے لحاظ سے اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا - یہ سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے ترمیم پیش کی گئی ہے - دوسری اور تیسری صورت میں قرضہ کفالتی یا غیر کفالتی ہو تو مدیون کی بے اینگ کیا سٹی سے زیادہ ہونے کی صورت میں اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا - الفاظ ایسے ہیں - لیکن مقصد یکساں ہے - ایسی صورت میں دونوں کو الگ کیوں رکھا گیا ہے - میں نے اس لئے آئیندہ اس طرح دیا ہے کہ جہاں کفالتی قرضہ ہو وہ قرضہ جس جائداد پر ہو اور وہ اس جائداد کا ۶ فی صد سے زیادہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لحاظ سے اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا - یہ مقصد لائیں تو با معنی ہو جاتا ہے -

کفالتی قرضہ جات کی صورت میں جس جائداد پر کفالت کا بار ہو ایسے قرضوں کو اسکیل ڈاؤن کیا جائے تو سمجھ میں آسکتا ہے -

belonging to the debtor

کی بجائے میں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں -

on which such debts are secured.

اس میں اس کو ماز کر پڑھ دوں گے۔

If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are secured debts, and the total amount of such debts is more than sixty per cent of the value of the property on which such debts are secured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

اگر ایسا رکتہ جائے تو سیکیورڈ دیٹس (Un-secured debts) کے تعلق سے لے معنی ہو جاتا ہے۔ دونوں میں مضب وہی ادا کیا جا رہا ہے۔ اس وجہ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اگر اس کے موا کوئی دوسرا خیال ہے تو آئریبل ممبر انچارج بتائیں۔ ورنہ میری درخواست ہے کہ اس ترمیم کو مان لیا جائے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:۔ سسر اسیکرسر۔ دفعہ ۳۱ کے لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے اور جن الفاظ کے اضافے کی خواہش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ سب سکشن ۳ کے بارے میں جو توضیح کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ وہاں سیکیورڈ پراپرٹی کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے بلکہ ”نی لانگنگ ٹو دی ڈیپٹر“ کے الفاظ ہیں۔ ایک دفعہ دفعہ ۲۲ کے تحت حسابات ہو جاتے ہیں تو پیشنگ کیا سٹی (Paying capacity) ۶۰ فی صد جو طے ہوئی اس کو پوری جائداد کے تحت محسوب کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو الفاظ اس میں رکھے گئے ہیں وہ صاف ہیں اس لئے کسی اسٹنڈنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کلاز ۲-۳-۴ میں یہ.....

شری اے۔ راج ریڈی:۔ لیکن سیکیورڈ پراپرٹی کے لئے اس میں رکھا گیا ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:۔ پیشنگ کیا سٹی ۶۰ فی صد جو رکھی گئی ہے وہ سیکیورڈ اینڈ ان سیکیورڈ پراپرٹی (Secured and unsecured Property) دونوں سے متعلق ہے۔ اس میں مزید توضیح کی ضرورت نہیں ہے۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:۔ کیا آئرنریبل مینسٹرر یہ بتا سکتے ہیں کہ ۲ ویر ۳ میں کیا فرک ہے؟ ۲ کے بجائے ۳ رکتا جای ویر۔

“and the total amount of such debts is more than sixty per cent of the value of the property belonging to the debtor.”

وہ ڈراپ (Drop) کریں ویر ۲ کے بدلے ۳ رکتا جای تو بھی ہو سکتا ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:۔ وہ سیکیورڈ پراپرٹی (secured property) -
ان سیکیورڈ پراپرٹی (Un-secured property) دونوں سے متعلق ہے

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:۔ ۶۰ فیصد بولنا بھری نہیں ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:۔ ہر چیز کو صاف کرنے کے لئے اس کو رکھا گیا ہے۔

ایک ڈیٹر کا تعلق دونوں اقسام سے ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ رکھا گیا ہے۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:—میں اپنے ڈاؤٹ (Doubt) پٹھ کر سنانا چاہتا ہوں۔

“ If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are unsecured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.”

۶۰ پرسنٹ پر لا کر छोडा है।

“ If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are secured debts.”

बाकी हिस्सा छोड देता हूँ।

such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

असा रखा जाय तो फरक नहीं आता है। तो यह जुमला क्यों बताया गया है ?

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— اس کی وجہ یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ جو ہے اس میں سیکیورڈ پراپرٹی کو بھی رکھا گیا ہے۔ اصول یہ ہے کہ سیکیورڈ پراپرٹی کے تحت تو قرضے کی بے باقی اس میں سے کریں گے لیکن سیکشن ۳ کے تحت کیا ہوگا۔ پہلے جو پراپرٹی سیکیورڈ ہے اس سے ایفا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پینگ کیپاسٹی بھی اس لحاظ سے دیکھی جائے گی۔

شری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:—تو फिर वह तरमीम में बैठता है, उसको मिक्युअर किया है, उसे लागू करने के लिये किया है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— وہ تو قانون کا اصول ہی ہے اس کے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

Mr. Chairman : The question is :

“ That in lines 3 and 4 of sub-clause (3) for “ belonging to the debtor ” substitute “ on which such debts are secured ”.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“ That clause 31 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 31 was added to the Bill.

Clause 32,

Shri J. Anandrao : Sir, I beg to move :

“(a) That in line 2 of the explanation to the proviso to para (iv) of sub-clause (2) between ‘his’ and ‘annual’ insert ‘net’.

“(b) That after the explanation to para (iv) of sub-clause (2) add the following proviso :

“Provided that for the purpose of the above explanation net annual income regarding agricultural shall mean 50% of the gross income after deducting 50% as agricultural expenditure”.

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

“That before the existing proviso to para (iv) of sub-clause (2), insert the following proviso :

“Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958 if the debtor is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding”.

and consequentially, in the existing provision between “provided” and “that” insert “further”.

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Uddharrao Patil : I beg to move :

“(a) That after item (c) of explanation to para (iv) of sub-clause (2) add the following :

“(d) the cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income ;”

(b) At the end of para (v) of sub-clause (2), add the following proviso ;

“Provided that the period of possession on agricultural land shall not exceed, in any case, 10 years”.

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Shamrao Naik (Hingoli—General) : Sir, I beg to move :

“Omit para (vi) of sub-clause (2)”

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar) : Sir, I beg to move :

“That in line 1 of para (vi) of sub-clause (2) for ‘6’ substitute ‘3’.

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے۔ آند راؤ :— مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ بالکل قابل تسلیم امر ہے۔ اس لئے کہ قانون لگانداری زرعی اراضی کے مدون کرتے وقت جو نٹ انکم زرعی اراضی کی تسلیم کی گئی ہے وہ کر فصل کا (۵۰ فی صد) یعنی اراضی سے ۱۰۰ روپیہ کی آمدنی ہو تو اس میں سے اخراجات ۵۰ روپیہ جائیں گے اور ۵۰ روپیہ نٹ انکم تصور کی جائے گی۔ البتہ ایسے لوگ جو ذات سے زراعت نہیں کریں گے ان کے اخراجات ۷۰ فی صد بھی ہوسکتے ہیں۔ بالآخر یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ ۵۰ فی صد اخراجات اور ۵۰ فی صد نٹ انکم ہوگی۔ اس چیز کو واضح طور پر لانے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ دفعہ ۲۰ کے لحاظ سے مدیون کو جو سہولتیں دی گئیں ہیں اور جو طریقہ بتایا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پہلے گورنمنٹ کو دینا پڑیگا اس کے بعد لوکل اتھارٹیز (Local Authorities) کو دینا ہوگا۔ عدالت اقساط میں قرضے کی ادائی کی ہدایت کریگی اور کسی صورت میں بھی مدیون کی سالانہ آمدنی سے اقساط کسی حال زیادہ نہ ہوں گے۔ اس قسم کا یقین دلایا گیا ہے۔ اس کے بعد آمدنی کی تعریف کی گئی ہے کہ آمدنی کس کو کہیں گے۔ اس کی لسٹ دی گئی ہے کہ فلاں فلاں اخراجات نہا کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی وہ آمدنی قرار پائے گی۔ اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ قانون لگانداری زرعی اراضی کے مدون کرتے وقت آمدنی کا جو تصور تھا یعنی ۵۰ فی صد نٹ انکم تصور کی جاتی تھی اس کو اس میں تسلیم کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو ہزارا مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ اگر اس اصول کو مان لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ڈیش کو فائدہ ہوگا اور عدالت میں بحث مباحثہ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس لئے میں آنریبل ممبر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ میری ترمیم کو بلا کسی اعتراض کے قبول فرمائیں۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ :— کلاز (۳۲) کی سب کلاز (۶) میں میں نے ایک امینڈمنٹ پیش کی ہے۔ اس سکشن میں یہ بتایا گیا ہے کہ سکشن (۳۱) کے تحت لمیکنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو ڈیٹ فکس ہوگا اوس پر چھ فی صد سود لگایا جائے گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں لوگوں نے قرضہ کے تحت اپنی

زمینات کنہر بیٹھے ہیں۔ پورے کا پورا سود ادا کرچکے ہیں لیکن وہ رسائد حاصل نہ کر سکے۔ جس کی بنا پر اوں کو مزید سود دینا پڑا۔ اور اوں کی پراپرٹی (Property) بھی فروض کے تحت ساھوکار کے پاس چلی گئی۔ جائداد کا وہ نیا مالک یعنی ساھوکار اوس سے ایک عرصہ سے استفادہ بھی کرچکا۔

[*Shrimati Masooma Begum (Chairman) in the Chair*]

اور آج تک بھی وہی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہ دو طرح سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ایک تو اس طرح وہ کافی سود حاصل کرلیا اور دوسرے یہ کہ مقروض کی جائداد سے بھی اب تک فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس کے باوجود اب بھی ایسے شخص کو چھ فی صد سود دلا رہے ہیں۔ اگر یہ شرح سود دلائی جائے تو اس مقروض پر غیر معمولی بار ہوگا۔ اس لئے میں نے یہ بہتر سمجھا کہ سود کی مقدار بجائے چھ فی صد کے تین فی صد کردی جائے۔ یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے جس سے ڈیٹر کو فائدہ ہوگا اس لئے مجھے امید ہے کہ آنریبل موور آف دی ہل اس کو قبول کرلیں گے۔

**Shri V. D. Deshpande*: My amendment which is for para (iv) of sub-clause (2) of Clause 32. reads as follows :

“Before the existing proviso to para (iv) of sub-clause (2), insert the following proviso :

‘Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958, if the debtor is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding’”

مैं ने यह जो तरतीम पेश की है, अउसका मकसद बिलकुल साफ है कि खास कर जो जरयी मजदूर होते हैं अउन्हें अपने कर्ज की बदायगी में कुछ ज्यादा सहूलियतें मिलें, जिस लिखे वह तरतीम मैंने पेश की है। मैंने उसके पहले भी अर्ज किया था और आज फिर अर्ज कर रहा हूं कि जो छोटे कास्तकार और जरयी मजदूर होते हैं, उनको सकत जिसनी बही होती कि वह कर्जा जल्द बदा कर सकें और बाहिर में अउन्हें इनसॉल्वेंट (Insolvent) बनने की नौबत नाती है। जिस कानून में ऐसा अतिजाम होना जरुरी है कि ऐसे जो छोटे छोटे कास्तकार या जरयी मजदूर हैं, जिनहीं कर्ज के लिये अपनी जमीन गिरवी रखी है, वह कर्जा चुककर अउसे वापिस हासिल कर सकें और सेक्शन १५ के तहत अउन्हें दिवालिया बनने का मौका न आवे। आज जो छोटे कास्तकार या जरयी मजदूर हैं, उनपर कर्ज का कामी बोझ रहता है, और आज यह कर्जा बदा करने की बुनती हंतियत नहीं है। एक ही किरा में आज वे अपने कमरम कर्जानत को बकाश नहीं कर सकते। जिस लिखे अउन्के जो पुराने कर्ज हैं, अउन्ें माफ करना चाहिये। मैंने तो अउन्के ही कलम में कि आपो अउन्के पूरी तरह से मिलनी चाहिये। लेकिन आज जो डेबरी बेंचम पर बैठे हुन हैं, अउन्से यह बुझी नहीं गी या सकती कि जिन पुराने कर्जा को वे माफ कर सकेंगे। कमसे कम उनको स्केल डाउन करने

के लिये तो आप राजी हूँ, यही काफी है। लेकिन कर्जा कम करने के बाद भी उसे वसूल करने के बारे में मैं सुझाना चाहता हूँ कि बाकी कर्जों की जो अदायगी होगी, उसमें अिन छोटे काश्तकारों और जरूरत मजदूरों को ज्यादा मौका दिया जाना चाहिये, ताकि वे अपना कर्जा आसानी से अदा कर सकें। अुनके लिये जो मुद्दत रखी गयी है, वह काफी नहीं है। जिस लिये मने यह तरमीम पेश की है कि जिस मुद्दत को तीन साल से बढ़ाया जाय और वह मुद्दत १ जनवरी १९५८ रखी जाय। यानी १ जनवरी, १९५८ के बाद अुनके कर्जों की अदायगी हो सकेगी, अैसा रखा जाय। अुनकी पहली किस्त १ जनवरी, १९५८ की रखी जाय। मेरा यह रखने का मकसद यह है कि अभी १९५४ में यह बिल हमारे सामने आया है और यह बिल पास होते होते यह साह पूरा होगा। अुसके बाद तीन महिने या ९० दिन रखे गये हैं। जिसका मतलब यह होता है कि दिसंबर के शुरू शुरू में जिसका अमल शुरू होगा। अुसके बाद कर्जा कितना है, जिसका निश्चित रूप होने के लिये १ साल कम से कम लगेगा। जिस लिये जिसका फस्ट अिस्टॉलमेंट १ जनवरी १९५८ के बाद रखा जाय तो ज्यादा मुनासिब होगा अैसा मेरा ख्याल है। और हाअुस की तबज्जह जिसके लिये दिलाना चाहता हूँ। मैं अपने ख्याल से ही यह कह रहा हूँ, अैसी बात नहीं है। मद्रास में जिस तरह से तीन साल का समय रखा गया है, और जरूरी कर्ज में कभी स्टेटस में माफी का अैलान भी किया गया है, और कभी स्टेटस में माफी दी जा चुकी है। लेकिन हमारे यहां तो अभी तक कानून भी नहीं बना है। यहां यदि अैसा कहा जाय की माफी नहीं दी जा सकती है तो वह सही नहीं होगा। यह कानून अैसा होना चाहिये कि जिससे गरीब और छोटे छोटे काश्तकार अपना कर्जा अदा कर के अपनी जो गिरवी जमीन रखी है, अुसे वापिस ले सकें नकि अुनकी जमीन चली जाय। अगर अैसा हुआ तो जिस कानून का मनशा पूरा न होगा। जो ज्यादा जमीन रखनेवाले हैं, अुनसे तो मेरा यह अमेंडमेंट लागू न होगा, क्योंकि मने साफ तौर पर छोटे काश्तकार और जरूरी मजदूर हैं, अुन्हीं की हद तक यह रखा है। १ फॅमिली होल्डिंग से जिनकी जमीन कम है, अैसे लोगों के लिये ही यह लागू होगा। हुकूमत भी यह मानती है कि अेक आमदमी की कम से कम आमदनी ८०० रुपये सालाना हो तो वह अपना मुजबसर कर सकता है। यह कम से कम आमदनी है। जिस लिये जिनके पास १ फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन है, अुन्हें यह पारशल मोरॅटोरियम (Partial moratorium) लागू नहीं होगा।

मैं दूसरी चीजों पर भी कुछ बोलना चाहता हूँ। दूसरी जो अमेंडमेंट आयी है, वह अवॉर्ड के सिलसिले में आयी है। आपके कानून में अेक बार अवॉर्ड तय होने के बाद भी जो बाकी रकम रहेगी अुस पर भी ६ फीसद सूद लगाने की गुंजायश रखी गयी है। जिसमें यह साफ तौर पर नहीं बताया गया है कि यह जो ६ फीसद सूद लिया जायेगा, वह किस रकम पर लिया जायेगा। शायद जिसमें सूद पर भी सूद आयद हो सकता है, जिसका खुलासा कानून के क्लॉज में नहीं है। यह चक्रवाढ व्याज अैसा ही मालूम हो रहा है क्योंकि जिसमें ६ फीसद सूद दर सूद मिलाकर जो रकम आयेगी अुसपर भी अबलेसाल सूद आयद हो सकेगा। मेरा कहना है कि सूद दर सूद आयद नहीं होना चाहिये। कौन्सेस भी सूद दर सूद के अुसूल को यानी चक्रवाढ व्याज को नहीं मानती है। फिर भी जिस कानून में तो जिस तरह से सूद दर सूद लिये जाने की गुंजायश दिखती है। जिस लिये सूद की शरह ६ फीसद के बजाय ३ फीसद करने का अमेंडमेंट अेक मॅबर की जानिबसे पेश किया गया है। और मने १ जनवरी, १९५८ का जो अमेंडमेंट लाया है, वह भी मुनासिब है।

अंक और चीज के बारे में मैं बाजे कर देना चाहता हूँ। अंक और अमेंडमेंट आजा है। अक्न-प्लनेशन में—

“For the purpose of this clause, the net annual income of the debtor shall mean the balance of his annual income after deducting.....”

जिसमें 'बेल्न्स आफ हिज नेट अँन्यूअल इनकम' अँसी अमेंडमेंट पेश की गयी है। यह तरमीम कुछ सफाबी के तौर पर रखी गयी है। अगर मुझे जरूरी मिलिकियन से आमदनी हो रही है, और गैर जरूरी जायदाद से कुछ आमदनी हो रही है, तो उनमें से जब नेट इनकम निकालेंगे तो उस वक्त जो जरूरी प्रॉपर्टी का खर्चा है, और गैर जरूरी प्रॉपर्टी याने मेरी अगर दूकान वगैरा हो तो उसके लिये जो खर्चा होता है, वह निकालकर जो इनकम रहेगा उसके बाद नेट इनकम तैयार करेंगे, या आपका मनशा यह है कि जो नेट इनकम है उसमें तमाम खर्चें लगायेंगे? जिसके बारे में अक्नप्लनेशन के तौर पर कुछ खास सवाल पैदा होता है। अगर यह बाजे किया जाता है और माना जाता है कि जिराबती मामलों में और गैरजिराबती मामलों में जो खर्च होता है, वह सब निकाल ने के बाद यह अँन्यूअल इनकम समझा जायेगा तो फिर मैं समझता हूँ कि यह जो मद्दात बे. बी. सी. रखे गये हैं, वह निकाल दिये जायेंगे और कर्ज की अदायगी के लिहाज से उनका नेट इनकम समझा जायेगा। यह चीज, यहां साफ तौर से बाजे नहीं होती। जिस सिलसिले में दो तरमीमात रखी गयी हैं। मैं बुम्मीद करता हूँ कि यह तरमीमात मान ली जायेंगी और दफा को उनके मुताबिक तरमीम किया जायेगा।

شری ادھو راؤ پٹیل :- مسٹر اسپیکر - سکشن (۳۲) میں کورٹ کی جانب سے اوارڈ دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اوس میں میں نے یہ اسٹنٹ پیش کی ہے -

The cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income.

اور اوارڈ مقررہ فارم پر ہوگا اور اوس میں چند چیزیں ملحوظ رکھی جائیگی - کونسا قرضہ سیکورڈ ہے اور کونسا قرضہ ان سیکورڈ ہے اس کا تصفیہ ہونے کے بعد (۱۲) سال کے احصاء بھی مقرر ہونگے - اوسکے بعد اکسپلینیشن میں یہ ہے -

For the purpose of this clause, the net annual income of the debtor shall mean the balance of his annual income after deducting....”

اس میں مدیوں کی انیول ٹ انکم کے متعلق کہا گیا ہے - اور ٹ انکم کی تعریف اکسپلینیشن میں دی گئی ہے کہ اوسکی جو سالانہ آمدنی ہوگی اوس میں سے حسب ذیل چیزیں منہا ہونے کے بعد وہ رقم اوسکی ٹ انیول انکم سمجھی جائیگی - جن چیزوں کو منہا کیا جائیگا وہ یہ ہونگی -

“(a) Such sum as may be considered necessary for the payment of the liability, if any imposed on the debtor

under a decree or order for maintenance passed by a competent court,"

یعنی نان نفقہ کی ڈگری کی رقم منہا کی جائیگی اور (بی) میں یہ ہے۔

(b) Such sum as may be considered necessary for the maintenance of the debtor and his dependents, and

یعنی جو لوگ اوسکے زیر پرورش ہیں اون کے اور خود اوسکے میٹیننس کے اخراجات کو انیول انکم میں سے منہا کیا جائیگا۔ اور (سی) میں یہ ہے کہ۔

(c) the sum required by the debtor to pay the assessment and taxes in respect of the current year to Government and to local authorities and to pay of loans borrowed for the purpose of seasonal finance under this Act.

یعنی گورنمنٹ اور لوکل اتھارٹیز کے جو ٹیکس باقی ہی یا فصل کے وقت جو قرضہ اوس نے اس قانون کے تحت لیا ہے وہ بھی اس میں سے منہا کیا جائیگا۔ میں یہ کہہنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون اگر ایکچرل ڈیٹر کو ریلیف دینے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر ایکچرل کو اناج کی پیداوار مثلاً مونگ پھلی یا جوار کی کاشت کے سلسلہ میں کافی خرچہ ہونا ہے۔ سلکٹ کمیٹی میں ٹیننسی ایکٹ کے جانے کے بعد بیت چھان بین کے بعد بہت کچھ فیگرس حاصل کرنے کے بعد گراس پراڈیوس میں سے پچاس فیصد اخراجات کا تعین کیا گیا ہے۔ یعنی گراس پراڈیوس کا آدھا خرچہ۔ اس کا تعین کرنے کے لئے کئی کسانوں کے بیانات لئے گئے۔ ماہرین کی رائے لی گئی اور (۵۰) فیصد اخراجات کا تعین کیا گیا۔ اس لئے میں نے وضاحت کی خاطر یہ اسٹیمنٹ پیش کی ہے کہ (۵۰) فیصد اخراجات بھی انیول انکم میں سے منہا کئے جائیں۔ اور اس امر کے لئے (سی) کے بعد سب سکشن (ڈی) ایڈ کیا جائے۔ یہ امر سلسلہ ہے اور تجربہ بھی یہ ہے کہ بغیر کافی محنت کئے اور خرچہ لگائے فصل نہیں آسکتی۔ چنانچہ یہ پرنسپل ٹیننسی ایکٹ کی تدوین کے وقت تسلیم کر لیا گیا تھا کہ (۵۰) فیصد خرچہ ہوتا ہے۔ میری دوسری اسٹیمنٹ سب کلارز (۲) کے پیرا (۵) میں اس طرح سے ہے۔ دفعہ (۲۲) کے تحت تو اکاؤنٹ کر لیا جا کر ڈبٹ کی رقم کا تعین ہوگا۔ اور (۲۱) کے تحت اگر کورٹ سمجھتا ہے تو ڈبٹ کو مزید اسکیل ڈاؤن کریگا۔ اور (۳۲) کے تحت کورٹ کو اپوارڈ دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ لہذا کورٹ میں کورٹ چاہے تو کسی جائداد کو مرتبہ کے قبضہ میں بھی دے سکیگا۔ ایسے احکام کا اختیار کورٹ کو دفعہ (۳۳) کے تحت ہے۔ موجودہ قانون کے تحت کوئی بھی اس حکم کے خلاف کرے یا کوئی معاہدہ اس حکم کے خلاف کرے تو عدالت کو جائداد مرتبہ کے قبضہ میں دینے کا جبروت سکشن ہے۔ میں ایوان کی توجہ ٹیننسی ایکٹ کے سکشن ۱۰۳ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سکشن ۱۰۳ اوس زمانے میں ملوث کیا گیا جبکہ ویلوڈی صاحب کی حکومت تھی۔ یعنی کوئی جمہوری

حکومت نے جی بکن وہ سکشن کیوں مدون کیا گیا ذرا غور فرمائیں۔ اس کا سبب ممکن سی اسٹیج کا ہے۔

If the amount received by the mortgagee from the mortgager in case of a simple mortgage or the value of the benefits realised by the mortgagee from the possession of land together with the accounts paid by the mortgager the mortgagee in case of an usufructary mortgage is less than the amount due, the Collector shall, on the mortgagee paying the amounts due in cash, terminate the mortgage by an order in writing and if the mortgagee is in possession of the land he shall place the mortgager in possession thereof.

اس کا دوسرا پورشن دیکھئے۔

If the mortgager fails to pay the amount due, the Collector shall order that the land, if it is in the possession of the mortgagee shall continue to be in his possession for such period not exceeding 10 years, as may be considered by the Collector reasonable for the payment of the amount due after the expiry of which the land shall be restored to the possession of the mortgager,

قانون انتقال زرعی اراضی جو نظام صاحب کی حکومت کے زمانے میں نافذ ہوا اس وقت بھی یہ پابندی تھی کہ کسی قرضہ میں بھی جائداد یا اراضی ۲۰ سال سے زائد مارگیجی یا مرتن کے قبضہ میں نہیں رہے گی۔ اسکے بعد یہ ترمیم ویلوڈی صاحب کے زمانے میں ہوئی کہ ۱۰ سال سے زائد مرتن کے قبضہ میں نہیں دیجاسکتی۔ لیکن ہم اس جمہوری دور میں ایسا دفعہ مدون کر رہے ہیں کہ کورٹ اس جائداد کو مرتن کے قبضہ میں دیسکتا ہے بلا اس پابندی کے کہ وہ دس سال کے لئے ہے یا پچاس سال کے لئے اسلئے میں نے یہ اسٹمنٹ دیا ہے کہ جو بھی اراضی اس طرح آپ منتقل کر رہے ہیں وہ دس سال کیلئے ہوتا کہ سکشن ۱۰۳ میں بھی جو اصل تسلیم کیا گیا ہے وہ برقرار رہے۔ میں نے یہ پراویڈو ایڈ کیا ہے۔

“provided that the period of possession of agricultural land shall not exceed in any case ten years”.

میں امید کرتا ہوں کہ یہ اسٹمنٹ ہاؤز منظور کریگا۔

دوسرا اسٹمنٹ سب کلاز (۶) میں ہے۔ ایک مقرر نے یہ شبہ ظاہر کیا کہ آپ ہم دفعہ ۲۲ میں اکوٹ لینے کے بعد پرنسپل اور انٹرسٹ دونوں کو ملا کر دیکھنے کے یا ہنری پرنسپل کے لحاظ سے دیکھا جائیگا۔ اس دفعہ سے ہم یہ معنی نکالتے ہیں کہ انٹرسٹ اور پرنسپل کا حساب ہونے کے بعد جو بھی ۳۰ یا ۵۰ پرنسٹ کنڈیشن ہوگا اسکی

انسٹالمنٹ پر یہ سود ہوگا۔ ہاؤز کے تمام آنریبل ممبرس نہیں تو کم از کم اکثر ممبرس کو تجربہ ہوگا اور جیسی کہ کہاوتیں ہیں قرضہ جس اسمیڈ سے بڑھتا ہے شائد اتنی اسمیڈ ہوائی جہاز کی بھی نہیں ہوتی۔ اسلئے میری ہاؤز سے یہ ریکوسٹ ہے کہ قرضدار جو کافی رقم ادا کئے ہوئے ہیں انکو اسکی سہولتیں دی جائیں۔ اگر ہم کسانوں کو قرضوں سے نجات دلانا چاہتے ہیں جیسا کہ آرگيومنٹ ہے تو اگر انہیں معافی نہیں تو کم از کم انسٹالمنٹ پر سود نہیں لگانا چاہئے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اتنے پرانے قرضوں پر سود نہ ملے اور انسٹالمنٹ پر بھی سود نہ ملے تو اس سے کریڈیٹرس کا بڑا نقصان ہوگا۔ یہ نہیں ہے کہ میں ساہوکاروں کا سخت مخالف ہوں۔ انکا نقصان چاہنا ہوں وغیرہ لیکن میں یہ کہہونگا کہ سود لینا ایک پرانا طریقہ ہے اور آجکل بدلے ہوئے ساج میں حکومت کی یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ ایک گری ہوئی جائداد جو ان پروڈکٹیو (Unproductive) ہے اس میں انوسٹمنٹ نہ ہو۔ بلکہ انوسٹمنٹ بنکس میں ہو۔ حکومت کے لونس میں ہو۔ انٹسٹریز میں ہو۔ یہ ماڈرن میتھڈس ہیں اسلئے انوسٹمنٹ کے پرانے میتھڈس کو انکریجمنٹ نہ دیا جائے تاکہ حکومت کو لون ملے۔ ورنہ اگر ساہوکار کو وہاں ۶ پرسنٹ انٹرسٹ ملتا ہے تو وہ تین چار پرسنٹ پر حکومت کو لون نہیں دینگا۔ اگر اسکو اتنا ہی سود دیات میں بھی ملے تو وہ وہاں رویہ دینا بند کر دینگا جہاں کہ اسکی رقم کو جو کہم ہے اور وہ انوسٹمنٹ کے دوسرے سورسز (Sources) جیسے کہ بنکس اور نیشنل پلان لونس کے پریپوزس ہیں ان میں انوسٹ کریگا۔ اسلئے میں آنریبل ممبر شام راؤ صاحب کے امٹمنٹ کی تائید کرتا ہوں تاکہ ایک طرح کا ٹسکریجمنٹ ہو اور انسٹالمنٹ پر سود بھی نہ ملے۔

ایک اور امٹمنٹ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے صاحب کا ہے۔ انہوں نے اپنے امٹمنٹ میں یہ پراویز رکھا ہے۔

“provided that the payment of the instalment shall not be given before 1st January 1958 if the debtor is an agriculturist labourer or owner of a land equal to or not less than an area of a family holding”

یہ امٹمنٹ فرسٹ جنوری سنہ ۱۹۵۸ء سے کیوں رکھا گیا ہے میں نہ سمجھ سکا۔ ہو سکتا ہے کہ چار سال تک لٹیگیشن ہو کیونکہ عدالتوں پر ہم نے کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے کہ اتنے مہینے میں کیسز ڈس پوز آف ہو جائیں۔ اگر بیکلچرل لیبرر کے الفاظ اس ایکٹ میں صرف کلاز ۲۴ ہی میں ہیں۔ کہیں اور اس کے لئے سہولتیں نہیں ہیں۔ کلاز ۲۴ میں جب یہ سہولت ہے کہ جب اسکی زمین رهن ہو چکی تھی اور اصل میں وہ خریدی دینا چاہتا تھا تو زمین واپس ملنا چاہئے یا انسٹالمنٹ بچے تو وہ اسکو واپس ملنا چاہئے۔ جب لٹیگیشن ہو تو اس میں بھی کچھ خرچہ ہوگا اسلئے بعض اوقات یہ ہوتا ہے سہولت تو دی جاتی ہے لیکن اس سے استفادہ نہ کیا جائے تو وہ سہولت

ہوں متصور ہوگا۔ یہ ایک اچھا پرنسپل ہے اسلئے میں اس امینڈمنٹ کی بھی سپورٹ کرتا ہوں۔

تیسرے یہ کہ چھوٹے کاشتکاروں کی ایک فیملی ہولڈنگ کی صورت میں بھی سنہ ۱۹۵۶ء سے اسکا نفاذ ہونا چاہئے۔ یہ بھی ایک مناسب ترمیم ہے حقیقت میں یہ سنہ ۱۹۵۸ء کے بعد ہونا چاہئے لیکن میں اسکی بھی سائیڈ (Side) کرتا ہوں۔

شری ہنگونت راؤ گاڑھے:—کلاز (۲) کے بارے میں جو امینڈمنٹس آئے ہیں وہ کچھ تو زیادہ وضاحت کرنے کے لئے ہیں اور کچھ زیادہ سہولتیں دینے کے لئے ہیں۔ دفعہ ۳۲ اوارڈ حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ دفعہ ۳ اور دیگر دفعات جنکے تحت ڈیٹر کو درخواست پیش کرنے کا حق ہے۔ درخواستیں آنے کے بعد۔ اور دیگر ضروری شرائط کی تکمیل کرنے کے بعد۔ اسکیلنگ ڈاؤن کے بعد جو تصفیہ عدالت کریگی یا جو اوارڈ صادر کریگی وہ کن لائسنس پر ہوگا یہ چیز دفعہ ۳۲ میں رکھی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں پھر وہ مباحث جو اسکیلنگ ڈاؤن یا ابتدائی درخواست پیش کرتے وقت ہوسکتے تھے۔ وہ مباحث جو ڈیٹر اور اگریکلچرل لیبرر کی تعریف کے سلسلہ میں ہوسکتے تھے انکو از سر نو دھرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں یہ چیز صاف کردینا چاہتا ہوں کہ حسابات دینے کے بعد جو رقم اسکیل ڈاؤن ہوتی ہے اسکے متعلق آنریبل ممبرس کیا یہ سمجھتے ہیں کہ اس رقم میں اصل سے سود زیادہ ہے۔ اگر یہ کنسپشن (Conception) ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں کچھ غلط فہمی ہے۔ اسلئے کہ ہمارا موجودہ انکٹمنٹ اسکی اجازت نہیں دیتا کہ سود میں اضافہ ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ قانون کی عدم واقفیت کی وجہ سے یا دوسری شراوتوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہو لیکن ہم قانون ایسا بنا رہے ہیں جو اصولاً صحیح ہو۔ ۴۰ یا ۵۰ پرسنٹ اسکیل ڈاؤن ہو رہا ہے اور قرضداروں میں معاملہ فہمی نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ مارجن رکھا گیا ہے۔ آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ سنہ ۴۷ء میں ایک قانون بنا اور اسکے پہلے بھی ایک قانون تھا جو زراعتی معاملات کے تعلق سے تھا اور اس میں یہ بھی تھا کہ اگر دراصل وہ معاملہ بیع کا تھا تو اسکو رهن ثابت کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس کے بعد دوسرا اسٹیج یہ ہے کہ ۴۷ء میں ایک دستور العمل بنا اور اس کے دو سال بعد وہ قانون بنا۔ اس کے تحت کافی مقدمات چلے اور کافی بیع ناموں کو رهن نامے قرار دیا گیا۔ انکی نگرانی ہوئی اور قطعی انتخابات کو بھی رهن ناموں میں تبدیل کیا گیا۔ اس کے بعد جیسا کہ میں نے اس سے پہلے عرض کیا ہے منی لینڈرس ایکٹ بنا جس کے تحت حسابات دینے۔ سود میں کمی کرنے اور آئندہ لائسنس حاصل کرنے کے لئے منی لینڈرس (Money-lenders) پر پابندی عائد کی گئی۔

اور اس کی بھی پابندی ہوتی رہی۔ اس وقت میں یہی کہوں گا کہ کافی پروٹیکشن ملا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پوری طور پر پروٹیکشن ملا۔ لیکن جب ہم اس قانون میں

یہ پراویژن رکھتے ہیں تو ہم کو غور کرنا ہے کہ اصل رقومات پر سود کی شرح کیا ہے۔ چکرواڑ بیاض کا کیا امکان ہے اس پر غور کرنا ہے۔ یہ تمام سہولتیں موجود ہونے کے بعد اس قانون کے ذریعہ جب ہم از سر نو یہ دیکھتے ہیں کہ اصل کتنا ہے اور سود کتنا ہے تو تمام غیر معمولی حسابات سامنے آنے کے امکانات نہیں کیوں کہ اس پر ۱۹-۲۰ سال پہلے جو قانون بنا اس کے لحاظ سے ہی کنٹرول رکھا گیا ہے۔ پھر بھی ۲۰ فی صد ۶۰ فی صد اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو بھی رقم رہتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا تصفیہ ہے کہ رقم اسی وقت ادا کر دی جائے۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ آج ڈیٹرس میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ فوراً ادائی کر سکیں۔ کلاز (۶) کا مطلب ہی یہ ہے کہ نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کریڈیٹر کی رقم برآمد ہوتی ہے تو اوارڈ جس وقت صادر ہوتا ہے اسی وقت وہ واجب الادا ہے۔ جب ہم یہ چیز مان لیتے ہیں تو ہم کو انصاف کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے کہ کتنے دن تک کریڈیٹر کو اسی طرح رکھیں گے اور اس کی رقم بلا معاوضہ استعمال کریں گے۔ اگر ہم پوری رقم ویسے ہی مان لیتے تھے اور اس میں اسکیل ڈاؤن نہ کرتے تو آئندہ سود نہیں دلا سکتے تھے۔ لیکن اوارڈ کے ساتھ ہی رقم دینے راغی نہیں اور نہیں دے سکتا ہے تو اس کریڈیٹر کو جسے محروم کر رہے ہیں اس کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ رعایتیں ہونی چاہئیں۔ یہ ایک آرگيومٹ ہو سکتا ہے اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔

یہ بھی کہا گیا کہ یکم جنوری ۱۹۵۸ء کے بعد سے ادائی شروع کر دی جائے۔ یہ آرگيومٹ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ یہ رعایت اگر ایکچل لیبر کے ساتھ چاہتے ہیں دوسروں کے ساتھ نہیں چاہتے۔

سری. وھی. ڈی. دیشپانڈے:—ایک فامیلی ہولڈنگ تھر جو ہیں ان کے لیے ہم یہ چاہتے ہیں۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:—کیا ان کو بھی آپ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ڈسکریمنیٹ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایک مسئلہ اس طرح آیا ہے کہ اگر ایکچل لیبر کے قرض کے تصفیہ کے متعلق کسی اور جگہ میز سکشن ۲۴ کے جس میں بیع کو رہن قرار دینے کے لئے ایک سال کے اندر درخواست دی جاسکتی ہے دوسرا کوئی موقع نہیں ہے اور نہ اس کے قرض کے بارے میں جو شکل ۲۴ میں رکھی گئی ہے اولرڈ صادر ہونے کا امکان ہے۔ یہ جو رعایت رکھی گئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ خاتمہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں پوچھتا ہوں آپ چار سال تک یعنی ۱۹۵۸ء تک کیوں اس کے گلے میں قرض رکھنا چاہتے ہیں جب وہ فی الواقعہ اپنی اراضی لینا چاہتا ہے اور اپنا پیشہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اقساط کی ادائی جلد سے جلد شروع کرنے کے لئے اس کو پابند کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حق میں کوئی نا انصافی ہوگی۔ یہ زیادہ انصاف ہوگا ایک چیز جو قطعی بیع ہو چکی ہے اس کو بلا لحاظ اس کے کہ وہ رجسٹرڈ بیع تھی یا کیا اس کو دلائے کا پراویژن کر دیا ہے تو اسی موقع پر ایک خاص ڈسکریمنیشن جو اس کے ساتھ استعمال کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ حالات کے لحاظ سے

تھیک نہیں ہے۔ آج کے حالات میں جو ممکن ہے اسی قدر رعایت رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سابقہ حکومت نے جو چیزیں رکھی تھیں اس سے بچنے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میں اس کو صاف کر دیتا ہوں۔ آئریبل ممبروں کو یقین کرنا چاہئے۔

آئی. وائی. ڈی. دےواڈے:—ٹینٹمی ائیکٹ کا جی اے ایمڈمنٹ آیا ہے اُسکو سہولیت دے کر۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:—اس کا جو تصفیہ ہوتا تھا اس میں صرف وہی رقومات رہتی تھیں جو زر رهن رہتی تھیں۔ یہاں پوری رقومات قرضہ ہیں۔ انسٹالمنٹس ۱۲ سال کے ہیں۔ . . .

شری ادھوراؤ پٹیل:—لیکن سب سکشن (۵)

Sub-section 5 is not subject to section 4.

شری بھگونت راؤ گاڑھے:—میں سمجھتا ہوں۔ لیکن بے انگ کیپاسٹی کے لحاظ سے اس میں اسکیلنگ ڈاؤن کرنا ہے اور اقساط کے لئے بھی یہ چیز دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی رکھا گیا ہے کہ ۱۲ سال سے زیادہ مدت نہ ہوگی۔ جو بار عائد ہوگا وہ اسی قرض کی حد تک نہیں ہے جس میں وہ پراپرٹی مکفول کرتا ہے بلکہ پوری پراپرٹی کے سلسلے میں ہے۔ سابقہ قانون کا جو حوالہ دیا گیا ہے اس میں ۲ سال کی مدت ہے۔ ولوڈی صاحب کے زمانے میں ۱۰ سال کی مدت رکھی گئی۔

Shri Uddhav Rao Patil: Let it be made fifteen

شری بھگونت راؤ گاڑھے:—ہم ۱۲ سال رکھے ہیں۔

شری ادھوراؤ پٹیل:—میرا امینڈمنٹ سب سکشن (۵) میں ہے۔

The Court may pass an order for the delivery of possession of any property notwithstanding any law or contract to the contrary.

یہاں ۱۲ سال کا کنڈیشن نہیں ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:—یہ سب کلاز (۲) کے تابع ہے۔ سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ جو بھی قرض کی رقم طے ہوگی اس سلسلے میں ادائی کی سپل بتلائی گئی ہے۔ پہلے اقساط مقرر کریں گے۔ اس کے لئے حالات دیکھے جائیں گے۔ اور دائن کے قبضہ میں دینا ہو تو اس کے قبضہ میں دیں گے۔ اس کی آمدنی کا تعین کرنا۔ . . .

شری ادھوراؤ پٹیل:—آئریبل منسٹر غور فرمائیں جیسے سکشن (۳) میں اقساط کی میگزیم لمٹ رکھی گئی ہے کہ ۱۲ سال سے زیادہ اقساط نہ ہوں گے، سب کلاز (۵)

انڈپنڈنٹ ہے۔ اس میں قبضہ دینے کے لئے عدالت کا جو رسدکشن دیکھتے ہیں۔ لیکن کوئی لمیٹیشن نہیں ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— جب ہم عدالت کو ڈسکریشن دے رہے ہیں تو وہ اپنا ڈسکریشن استعمال کریگی جب کہ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہو۔ جو انسٹالمنٹس مقرر کئے جاتے ہیں تو تمام چیزوں پر غور کر کے ہی عدالت طے کریگی۔ نٹ انکم کے بارے میں شبہ ظاہر کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ اوپینل براویژو میں نٹ انکم رکھا گیا ہے آگے لفظ بیالنس رکھا گیا ہے نٹ انکم کے تعین میں کوئسی چیز آتی ہے اس پر غور کرنا ہے۔ نٹ انکم کا منشا ہی یہی ہے کہ اخراجات نکالنے کے بعد ہی نٹ انکم رہتی ہے۔ جو اخراجات کہ انکم کے لئے ضروری ہوں۔ یہ غلط فہمی دور کرنا ہے کہ مینٹیننس۔ کورٹ کی ڈگری کے اخراجات خاندانی خرچہ سرکاری قرض یہ سب جانے کے بعد اس سے زیادہ اخراجات معین نہیں ہوں گے۔

شری ادھوراؤ پٹیل:— اس قانون کے لحاظ سے نٹ انول انکم میں اکسپنڈیچر منہا ہوگا۔ لیکن ۰ فیصد کی حد تک اس کا تعین نہیں ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— جو کچھ براویژن ہے اس کے لحاظ سے تعین ہوگا۔ لیکن آپ تو یہ بھی مانتے کے لئے تیار نہیں تھے کہ پہلے نٹ انکم بعد میں بیالنس کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ۰ فی صد رکھنا چاہئے۔ پہلے کل طے کرنا پڑیگا اس کے بعد ۰ فی صد آتا ہے۔ دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔

شری ادھوراؤ پٹیل:— ایک کہیت میں ۱۰ تھیلے جوار نکلتی ہے تو یہ تصور آجاتا ہے کہ ۰ تھیلے خارج ہوں گے، ایسا بھی نہیں رکھا گیا ہے۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— جو حالات ہیں انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے ۰ فی صد طے کرنے میں پوری نٹ انکم جس طرح دیکھنا پڑیگا اسی طرح یہاں بھی دیکھیں گے کہ اخراجات کیا ہیں اور انکم کیا ہے۔ ان تمام مباحث کے بعد میں سمجھتا ہوں وارڈ حاصل کرنے کے لئے جو شکل رکھی گئی ہے وہ کافی واضح ہے اور اس میں کافی سہولتیں ہیں۔ اور مدیوں کے لئے ہی سہولتیں ہیں۔ دائن کے لئے نہیں ہیں۔ اس کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں اس وضاحت کے بعد جو اسٹڈمنٹس آئے ہیں وہ غیر ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ کم از کم اس وقت غیر ضروری ہیں۔ حالات کے لحاظ سے جہاں تک ہوسکتا تھا جتنی سہولتیں دی جاسکتی تھیں وہ رکھی گئی ہیں۔ میں اپیل کروں گا کہ جو اسٹڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں وہ مہربانی کر کے واپس لے لئے جائیں اور اس دفعہ کو منظور کیا جائے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—स्पीकर सर, मैंने जो अपनी अमेंडमेंट रखी है, उसके बारे में और कुछ बजाहत मैं करना चाहता हूँ। उसके बारे में कुछ गलतफहमी हो रही है। मैंने अपनी अमेंडमेंट में १ जनवरी, १९५८ रखा है, उसमें मेरा मतवा यह था कि सन १९५३ में नये अलैकशन होने वाले हैं, और उस समय मिनिस्ट्री चेंज होनेवाली है, और उसके बाद नया मिनिस्ट्री जो आयेगी, वह उसके बारे में फिर से सोच सकती है। जिस लिये अन्हें मौका रहे, जिस ब्याल में सन १९५८ मैंने अपनी तरमीन में रखा है। और दूसरी वजह उसके रखने की यह भी है कि सन ५५ के शुरूमें जिस कानून का अमल शुरू होगा। उसके बाद कितना कर्जा है और कितना वसूल किया जाना चाहिये, यह सब बातें तय होने तक और दो साल लग ही जायेंगे। जिस लिये मैंने १९५८ यह साल रखा है। जिस तरह का मोरटोरियम (Moratorium) दिया जाना जरूरी है। मद्रास में भी जिस तरह का बिल आया है। इसी ब्याल में सन १९५८ रखा गया है, और मैं आन्तेबल मेंवर्स में यह डिमांड कर रहा हूँ कि वक्त में तवनी की जाय।—

“Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958 or two years from the date of award under sub-section (1) whichever is later.”

जिस तरह में अगर अदालतों में कर्जा कितना है, यह तय करने के लिये १ साल तक झगडा चलता रहे तो ५८ के बदले १९५९ भी किया जा सकता है, जिस लिये मेरा कहना है कि जिस मेयदा को कम करने की जरूरत नहीं है। जिसकी तरफ तबज्जह की जानी चाहिये। मद्रास में मेरटोरियम एक साल के लिये दिया जा चुका है, और आयंदा जिससे भी ज्यादा देने के लिये सोंचा जा रहा है। जिस लिये हमारा भी फर्ज होता है कि उसके बारे में हमें भी सोचना चाहिये। यह कोई हम ही कर रहे हैं, असी बात नहीं है। दूसरे स्टेट्स में उसके पहले ही ऐसा किया जा चुका है। हम ही गलत बात कह रहे हैं, ऐसा तमब्वुर नहीं करना चाहिये, और यदि जिसमें बिजाफा करने की जरूरत हो तो बिजाफा किया जा सकता है। जिसमें पूरी रिमायत दी जानी चाहिये, ऐसा मेरा कहना है। लेकिन आप नहीं मानेंगे जिस लिये कम से कम पार्शल मेरटोरियम तो दिया ही जाना चाहिये। जो जमीन आज रेहन पर पडी है, उसे बाय अिस्टालमेंट (By Instalment) खतम किया जाय, ऐसा न हो बल्कि जिसके पास वह जमीन है उसे वह कर्जा चुकाकर वापस मिलने की गुंजायश कानून में होनी चाहिये। जिस लिये जो पुराना कर्जा है उसे खतम किया जाना चाहिये। लेकिन सन ५८ तक तो यह मुमकिन होगा, ऐसा नहीं लगता है। अगर वह पूरी तरहसे खतम नहीं किया जा सकता तो कम से कम अिस्टालमेंट में तो बढ़ती की जा सकती है।

दूसरी बात मैं कॉम्पैक्ट अेरियाज के बारे में कहना चाहता हूँ। टेनन्सी अॅक्ट में कॉम्पैक्ट अेरिया का जो तसब्वुर रखा गया है, उसी तरह यह भी एक तसब्वुर हमारे सामने आ रहा है।

شری بھگونت راؤ کاڑھ :— اوس بل کے وقت آپ بحث کیجئے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जो मसला आज हमारे सामने है, उसी पर मैं भी बहस कर रहा हूँ। जिस समय टेनन्सी कानून हमारे सामने आया उस समय हमने काफी बहस जलम बलग कलॉजेस पर की, लेकिन आप उस समय भी बहस करने के लिये तैयार नहीं हुये। मैं तो टेनन्सी के लिहाज से ही

पूछा चाहता हूँ। मैं महसूस करता हूँ जो कि अमेंडमेंट आज हाउस के सामने पेश किया गया है, वह बिल्कुल ठीक है। इस के लिहाज से छोटे कानूनकारों का और जग्गी मजदूरों का फायदा होने वाला है। इस लिये इसको माना जाना चाहिये।

एक चीज अँवार्ड के बारे में बाज हो गयी है। यदि ५०० रुपये मूल रकम है और ५०० सूद होता है, तो इस तरह से यदि एक हजार रुपये का अँवार्ड होता है, तो इस एक हजार पर १२ डिस्टालमेंट रखे गये हैं, और उसके लिये ६ फीसद सूद लिया जा रहा है।

3% will be awarded only on the actual principal.

असका मतलब यह होगा कि सूद पर भी सूद लिया जा रहा है। इस लिये ३ फीसद सूद लिया जाय, अँसा अमेंडमेंट पेश किया गया है। इसके ऊपर ध्यान देना जरूरी है। इस पर गौर करना मुनासिब होगा, अँसा मेरा ख्याल है।

مسٹر چیرمن :- انڈمنٹ پڑھ دیجئے

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट है वह इस तरह है—

“In the said amendment, in line 2, between the words and figures “ 1st January 1958 ” and “ if ” insert the following.

अब इसके बाद जो जुमला बढ़ाया गया है, वह पढ़ देता हूँ।

“ or 2 years from the date of award under sub-section (1) whichever is later “ provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958 ”

असके बाद दो साल रखा गया है। वह इस तरह से है—

or 2 years from the date of award under sub-section (1) whichever is later ”.

Mr. Chairman : Does the hon. Member want his amendment to be put to vote ?

Shri V. D. Deshpande : Madam Chairman, I have amended my amendment further, and, therefore, there is no question of putting my original amendment to vote. My amendment to my amendment should be put to vote.

شری ادھو راؤ پنیل :- مسٹر اسپیکر سر - مور آندی بل سیدھے سادھے طریقہ سے
اسکو رکھتے تو مجھے غلط فہمی نہ ہوتی - یہ صحیح ہے کہ کسٹ آف پروڈکشن

(Cost of production) کے طے کرنے کا اختیار کورٹ کو دیا گیا ہے۔ میں نے اپنے مینڈیٹ میں یہ رکھا ہے کہ نٹ کسٹ آف پروڈکشن 50 فیصد ہار کی جائے۔ سب کلازہ میں یہ کیوں ضروری ہوا کہ کوئی نہ کوئی میگزیم لمٹ (Maximum Limit) رکھیں۔ کوئی نہ کوئی پرنسپل (Principle) ایکسپٹ (Accept) کرنا چاہئے۔ کسانوں کے حالات معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کیوں اتنا ادا نہیں کرتے ہیں۔ میرا کہنا یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی مدت ضرور رکھی جانی چاہئے۔ 10 سال نہیں 12 سال سہی۔ کوئی نہ کوئی میگزیم لمٹ رکھنا چاہئے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ پہلے قانون میں جو کچھ تھا وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر تھا۔ اسکو دیکھتے ہوئے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ آگے بڑھے ہیں یہ تسلیم کرنے کے لئے کم از کم میں تیار نہیں ہوں۔

Mr. Chairman : Now, I shall put the amendments to vote, The question is :

“(a) That in line 2 of the explanation to the proviso to para (iv) of sub-clause (2) between “his” and “annual” insert “net”

(b) After the explanation to para (iv) of sub-clause (2) add the following proviso :

“Provided that for the purpose of the above explanation net annual income regarding agriculture shall mean 50% of the gross income after deducting 50% as agricultural expenditure.”

The motion was negatived.”

Mr. Chairman : The question is :

“That in line 1 of para (iv) of sub-clause (2) for ‘6’ substitute ‘3’”

The motion was negatived.

Shri V. D. Deshpande : My amendment may be put to vote.

Mr. Chairman : The question is :

“That before the existing proviso to para (iv) of sub-clause (2) insert the following proviso :

Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January 1958 or two years from the date of award under sub-section (1) whichever is later, if the debtor

is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding." And consequentially, in the existing proviso between 'provided' and 'that' insert : 'further', "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"(a) That after item (c) of explanation to para (iv) of sub-clause (2) add the following :

'(d) The cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income'

'(b) That at the end of para (v) of sub-clause (2), add the following proviso :

'Provided that the period of possession on agricultural land shall not exceed, in any case, 10 years.' "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"Omit para (vi) of sub-clause (2)"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That clause 32 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 32 was added to the Bill.

Clause 33

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

"That in lines 10 and 11 of sub-clause (1), of clause 33 between the words 'Court' and 'shall' insert: 'with the consent of the debtor' "

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Shamrao Naik : Madam, Chairman I intend to move only my amendment (a). I beg to move:

"(a) In line 2 of sub-clause (2), for 'three' substitute 'six' "

Mr. Chairman : Amendment moved :

☆ شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ :- مسٹر اسپیکر - کلاز ۳۱ کے تحت ڈیٹ کو سکین ڈون کیا جاتا ہے اور کلاز ۳۲ کے تحت اوارڈ طے کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ ڈیٹ کی جو جائداد ہوگی وہ قرضہ کے آدمی سے زیادہ کم ہو جائے گی تو سکین ڈون اوس حد تک کیا جائے گا۔

Half the said value of the immovable property.

جو اسوٹیبل برائری ہے اس کے آدمی سے کم نہیں ہوگا۔ یہ کہتے ہوئے کورٹ کو اس کا اختیار دیا گیا ہے۔ خیر ٹھیک تو ہے مگر اس کے کنسنٹ (Consent) کا ہونا لازمی نہیں بتایا گیا ہے۔ کورٹ کو پورا اختیار ہے کہ وہ بغیر بوجھنے خود بھی مارٹ گیج بنک کے تحت کارروائی کی تکمیل کرا سکتی ہے۔ موجودہ حالت میں حیدرآباد مارٹ گیج بنکس کی کیا حالت ہے۔ اس کی کارگزاریاں ہمارے سامنے ہیں۔ کئی مارٹ گیج بنکس ایسے ہیں جہاں درخواستیں پیش ہو کر دو دو سال گذر چکے ہیں لیکن ان کا بوجھنے والا کوئی نہیں ہے۔ آخر میں تنگ آکر بہت سے لوگ اپنی درخواستیں اور حصص واپس لے چکے ہیں۔ کئی مسلمہ درخواست گزار ہیں جن کو کسٹوڈین کے ذریعہ انٹنڈنگ ایواکیو (Intending Evacuee) قرار دئے جانے کے شبہ پر ان کو قرضہ دینے میں رکاوٹ پیدا کی گئی۔ کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ درخواست دینے کے دو سال کے بعد مسلمہ درخواست گزاروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ کسی ہندو کی ضمانت داخل کریں۔ کئی ہندو ایسے ہیں جن کو انٹنڈنگ ایواکیو قرار تو نہیں دیا جا سکتا تھا اس کے باوجود ان کی درخواستوں کا تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اگر آپ کورٹ کو اختیار دے دیں تو وہ مارٹ گیج بنک کے توسط سے کارروائی کریگی۔ اس سے مجھے شبہ ہے کہ مقصد کی تکمیل میں رکاوٹیں پیش آئیں گی اور۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- لیکن اس سے ڈیٹر کا کیا نقصان ہوگا ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ :- اس پروسچر (Procedure) سے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کو کیا ملنے والا ہے۔ مارٹ گیج بنکس پر جب اس کو اعتماد نہیں ہے تو وہ کیا سمجھے گا۔ یہی ایک گورکھ دھندا سمجھے گا اس لئے اس گورکھ دھندے میں جب تک اس کا کنسنٹ نہ ہو وہ اس کو کیسے قبول کریگا۔ اگر وہ خواہش کا اظہار کرے یا اس کی رائے لی جائے تو مناسب ہوگا۔ کنسنٹ سے متعلق میرا یہ ایک چھوٹا سا امینٹمنٹ ہے اگر مسٹر صاحب متعلقہ اس کو منظور کر لیں تو مناسب ہوگا۔

The House then adjourned till Half Past Two of the
Clock on Tuesday, the 24th August, 1954.

